فارسی قواعد و انشا

از

مولانا اختر حسین فیضی مصباحی
استاذ جامعہ اشرفیہ مبارکپور

ناشر
مجلس برکات الجامعۃ الاشرفیہ، مبارکپور اعظم گڑھ، یوپی (انڈیا)
پن کوڈ ۲۷۶۴۰۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فارسی قواعد و انشا

اس کتاب میں فارسی کے بنیادی قواعد بتاتے ہوئے فارسی سے اردو، اور اردو سے فارسی بنانے کے لیے تمرینات دی گئی ہیں۔ آخر میں ہر تمرین سے متعلق مشکل الفاظ کی ایک فرہنگ بھی شامل ہے۔

از

مولانا اختر حسین فیضی مصباحی

استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور

باہتمام
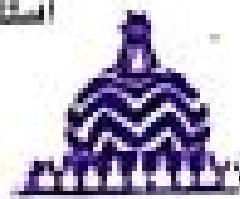
مجلس برکات - جامعہ اشرفیہ - مبارک پور

ضلع اعظم گڑھ - یوپی - پن کوڈ ۲۷۶۴۰۴

بار سوم ——— ۱۴۲۸ھ / ۲۰۰۷ء

پیش لفظ

۱۴۱۶ھ مطابق ۱۹۹۵ء میں حضرت مولانا محمد عبد المبین نعمانی مدیر دارالعلوم قادریہ چریا کوٹ مئو کی تحریک پر یہ کتاب دار العلوم قادریہ کے زمانۂ تدریس میں لکھی گئی۔ حضرت نعمانی صاحب اور مولانا سیف الدین گھوسوی کی تصحیح کے بعد کتابت بھی جلد ہی ہوگئی۔ اس کے بعد اشاعت کی طرف سے توجہ ہٹ گئی۔ ۱۴۲۴ھ۔ ۲۰۰۳ء میں استاذی الکریم حضرت علامہ محمد احمد مصباحی شیخ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور نے اسے مجلس برکات جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے سلسلۂ اشاعت میں شامل کرلیا۔ اور ازراہ کرم اس پر نظر اصلاح ڈال کر کچھ حذف واضافہ کی ہدایت فرمائی۔ ناچیز نے اس پر عمل کیا جس کی موجودہ صورت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

زیر نظر کتاب ”فارسی قواعد وانشاء“ مدارس کے ابتدائی طلبہ کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اس کی ترتیب میں بچوں کی عمر اور استعداد کا خاص لحاظ رکھا گیا ہے کہ بچے استاذ کی معمولی رہنمائی سے ترجمہ نگاری پر دسترس حاصل کرسکیں۔ اور اس بات کی بھی رعایت ملحوظ ہے کہ یہ کوشش خود آموز حضرات کے لیے ایک خاموش آموزگار بھی بن سکے۔ جس کی تیاری میں فارسی کی جدید وقدیم کتابوں سے استفادہ کیا

گیا ہے۔اور طلبہ کی لیاقت کے اعتبار سے آسان جملے اور عبارتیں ترجمہ کے لیے دی گئی ہیں۔ پہلے قواعد بیان کیے گئے ہیں، پھر ان قواعد سے متعلق تمرینات اور مشقیں دی گئی ہیں۔تا کہ بچے قواعد کی روشنی میں بحسن وخوبی فارسی کو اردو اور اردو کو فارسی زبان میں منتقل کر سکیں۔اس کے بعد دروس انشا کے تحت آزاد انشا کے طور پر عبارتیں دی گئی ہیں۔اور کتاب کے آخر میں مشکل الفاظ کی فرہنگ بھی شامل ہے تا کہ اس کی مدد سے ترجمہ نگاری میں سہولت پیدا ہو جائے۔ ان خصوصیات کے ساتھ امید ہے کہ یہ مجموعہ اہل علم کی پذیرائی حاصل کرے گا۔اور ان کی بارگاہ سے یہ بھی امید ہے کہ کتاب کی خامیوں کی نشاندہی بھی فرمائیں گے۔ تا کہ اگلی اشاعت میں تدارک کیا جا سکے۔دعا ہے مولاے کریم اسے شرف قبول سے نوازے، طلبہ کی رہنمائی کا سبب بنائے، میرے لیے میرے اساتذہ کے لیے اور میرے والدین کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوۃ و اکرم التسلیم.

اختر حسین فیضی مصباحی
جہانا گنج اعظم گڑھ
استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور

۲۷؍رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ
۲۳؍نومبر ۲۰۰۳ء اتوار

درس ۱

لفظ

ہم ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہیں، بات کرنے میں جو آواز مُنہ سے نکلتی ہے اسے لفظ کہتے ہیں۔ جیسے وہ، یہ، قلم، دوات۔ اب یہ بھی جان لینا چاہیے کہ لفظ دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جس کا کچھ معنی ہو، اور ایک وہ جس کا کچھ معنی نہ ہو، جیسے کتاب، وتاب، روٹی، ووٹی، قلم، ولم۔ ان مثالوں میں کتاب، روٹی، اور قلم معنی دار لفظ ہیں۔ وتاب، ووٹی، اور ولم معنی دار نہیں۔ اس طرح دونوں کے الگ الگ نام بھی ہیں جس لفظ کا کوئی معنی ہو اس کو موضوع کہتے ہیں۔ اور جس کا کچھ معنی نہ ہو اس کو مہمل کہتے ہیں۔ اوپر کی مثالوں میں کتاب، روٹی، اور قلم "موضوع" ہیں۔ وتاب، ووٹی اور ولم "مہمل" ہیں۔

آسانی کے لیے دونوں کی الگ الگ تعریفیں بھی لکھ دی جاتی ہیں۔

موضوع: ایسا لفظ ہے جس سے کوئی معنی سمجھ میں آئے۔ اسے "کلمہ" بھی کہتے ہیں، جیسے فارسی میں خامہ، رفتن۔

مہمل: ایسا لفظ ہے جس سے کوئی معنی سمجھ میں نہ آئے، جیسے فارسی میں گرگر، مم مم، مسوگی۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔ اِسم، فعل، حرف۔

اسم: وہ کلمہ ہے جس سے کسی شخص یا جگہ یا اور کسی چیز کا نام معلوم ہو،

جیسے مکّہ، مدینہ، اعظم گڑھ، کتاب، قلم، کرسی، حامد، محمود۔

فعل: وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا سمجھا جائے، اور اس میں زمانہ بھی پایا جائے، جیسے خالد نے پڑھا، وسیم لکھتا ہے۔

حرف: وہ کلمہ ہے جو خود سے اپنا کوئی خاص معنی نہ بتائے بلکہ دوسرے کلمہ کے ملانے کے بعد بتائے، جیسے دَر (میں) بَر (پر) را (کو، کے لیے)

درس ۲ اسم کی قسمیں

اشتقاق یعنی بناوٹ کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔ جَامِد، مَصْدَر، مُشتق۔

جامد: وہ اسم ہے جو نہ خود کسی کلمہ سے بنا ہو، اور نہ ہی اس سے کوئی کلمہ بنے جیسے اسپ (گھوڑا) مرد (آدمی) گل (پھول)

اسم جامد کی دو قسمیں ہیں۔ معرفہ، نکرہ

مَعرفہ: وہ ہے جس سے کوئی معین چیز معلوم ہو۔ جیسے احمد، محمود، مکہ، مدینہ، بغداد، یہ کتاب، وہ قلم۔

نکرہ: وہ ہے جس سے کوئی معین چیز معلوم نہ ہو جیسے قلمے (کوئی قلم) کتابے (ایک کتاب) مردے (ایک مرد، کوئی مرد، مرد) گوسفند (بکری) ماکیان (مرغی) مرد (آدمی)

مَصْدر: وہ اسم ہے جو کسی چیز کے ہونے یا کرنے کو بتائے اور اس میں کوئی خاص زمانہ نہ ہو۔ مصدر سے اسم وفعل بھی نکلتے ہیں، فارسی میں مصدر کے

آخر میں ''دَن'' یا ''تَن'' ہوتا ہے۔ اور اگر اس کا اردو ترجمہ کیا جائے تو آخر میں ''نا'' آتا ہے۔

مصدر کی چند قسمیں ہیں۔ یہاں صرف دو قسمیں لکھی جا رہی ہیں۔ اول مصدر اصلی۔ دوم مصدر جعلی۔

مصدر اصلی: وہ ہے جس کو اہل زبان نے بنایا ہو۔ جیسے گفتن، رفتن

مصدر جعلی: وہ ہے کہ کسی دوسری زبان کے لفظ پر ''دَن'' یا ''تَن'' لگا کر بنالیا جائے، جیسے فہمیدن ''جو فہم'' اور ''یدن'' سے مرکب ہے۔ طلبیدن ''جو طلب'' اور ''یدن'' سے مرکب ہے۔ فہم اور طلب یہ دونوں عربی الفاظ ہیں۔

اور اشتقاق کے اعتبار سے مصدر کی دو قسمیں ہیں۔ مُتَصَرّف، مُقْتَضِبْ۔

مُتَصرّف: وہ مصدر ہے جس سے تمام افعال بنیں جیسے بوسیدن پَروردن۔

مُقتَضِبْ: وہ مصدر ہے جس سے تمام افعال نہ بنیں جیسے آختن، زادن کہ ان سے مضارع نہیں آتا۔

طریقِ تعدیہ: مصدر لازم کو متعدی بنانا ہو تو مصدر لازم کے امر حاضر معروف کے آخری حرف پر ''زبر'' دے کر آخر میں ''انیدن'' زیادہ کردیتے ہیں۔ جیسے ترسیدن سے امر حاضر معروف ''ترس'' ہوا۔ ترس کے آخری حرف ''س'' پر زبر دے کر ''انیدن'' بڑھادیا گیا تو ''ترسانیدن'' ہوگیا۔ یہ ہوا طریق تعدیہ۔ اور اس کا ترجمہ ہوگا ''ڈرانا'' ایسے ہی افروختن (روشن کرنا) سے ''افروز انیدن'' (روشن کروانا) سُوختن (جلنا، جلانا) سے ''سوزانیدن'' (جلوانا)

خندیدن (ہنسنا) سے خندانیدن (ہنسانا) وغیرہ۔

مُفرد: وہ اکیلا لفظ ہے جسے کسی لفظ کے ساتھ ملایا نہ گیا ہو جیسے محمود، علی، پذیرفت، خورد۔

درس ۳ مرکب

مرکب: ایسے دو یا دو سے زیادہ کلموں کا مجموعہ جن کو ایک مخصوص قاعدے کے ساتھ آپس میں ملا دیا جائے اور ان کی آپس میں مناسبت بھی پائی جائے جیسے قلمِ محمود (محمود کا قلم) آبِ شیریں (میٹھا پانی) کتاب احمد پیش حامد است، (احمد کی کتاب حامد کے سامنے ہے) یہ تینوں فقرے مرکب ہیں۔

مرکب کی دو قسمیں ہیں۔ مرکبِ ناقص، مرکب تام

مرکب ناقص: اس مرکب کو کہتے ہیں کہ الفاظ کی ترکیب کے باوجود اس سے پوری بات سمجھ میں نہ آئے جیسے اسپ حامد (حامد کا گھوڑا) اسپِ لاغر (کمزور گھوڑا) اس کو مرکبِ غیر مفید بھی کہتے ہیں۔

مرکبِ ناقص (مرکب غیر مفید) کی مشہور دو قسمیں ہیں، اضافی، توصیفی۔

مرکب اضافی: اس مرکب کو کہتے ہیں جو مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر بنے جیسے مداد سلیم (سلیم کی پنسل)

مضاف: جس اسم کا لگاؤ دوسرے اسم سے ظاہر کیا جائے اسے ''مضاف'' کہتے ہیں۔

مضاف الیہ: جس سے کسی دوسرے کا لگاؤ ظاہر کیا جائے اسے مضاف الیہ کہتے ہیں۔ مداد سلیم میں ''مداد'' مضاف اور ''سلیم'' مضاف الیہ ہے۔ کیوں کہ مداد کی نسبت سلیم کی طرف کی گئی ہے۔

فارسی میں اکثر مضاف پہلے اور مضاف الیہ بعد میں آتا ہے۔ اور اردو میں مضاف الیہ پہلے اور مضاف بعد میں لکھا جاتا ہے۔

اضافت کی علامت اردو میں کا، کے، کی، را، رے، ری، نا، نے، نی، ہے فارسی میں اکثر کسرہ، ہمزہ اور یائے مجہول (ے) آتی ہے جیسے نانِ گندم (گیہوں کی روٹی) بندۂ خدا (خدا کا بندہ) کتابِ من (میری کتاب) دستِ خود (اپنا ہاتھ) خدائے جہاں (دنیا کا خدا)

اگر مضاف کے آخر میں الف ممدودہ یا واو ہو تو کسرہ (زیر) کے بدلے (ے) بڑھاتے ہیں۔ جیسے پائے سگ، بوئے گل۔

اگر مضاف کے آخر میں ہائے مختفی یا یائے مقصورہ ہو تو کسرہ کے بدلے ایک ہمزہ بڑھاتے ہیں۔ اور اس کو ''ی'' کی طرح تلفظ کرتے ہیں۔ جیسے آشیانۂ مرغ۔ معنیٔ لفظ۔

اگر مضاف کے آخر میں واو اصلی ہو تو کسرہ کو باقی رکھتے ہیں۔ جیسے سروِ باغ۔

اگر مضاف کے آخر میں یائے اصلی ہو تو اضافت کی حالت میں اسے مشدد پڑھتے ہیں۔ جیسے بازیِّ چرخ۔ مردیِّ مرد۔

اردو میں ترجمہ کرو:

گربۂ خالد ⊛ پائے کلیم ⊛ خوئے دوست ⊛ شترِ عامر ⊛ شیر گاؤ ⊛ مسطرِ زاہد ⊛ دخترِ سلمہ ⊛ زوجۂ سالم ⊛ عندلیب ہمشیر ⊛ خوشۂ انگور ⊛ شجرانبہ ⊛ دو چرخۂ وسیم ⊛ اِطاقِ من ⊛ کاسۂ تو ⊛ دہانِ خود۔

فارسی بناؤ:

رئیس کا چشمہ ⊛ فجر کی نماز ⊛ ریحانہ کی انگلی ⊛ گھوڑے کی زبان ⊛ گیہوں کی روٹی ⊛ مدرسہ کا دروازہ ⊛ بکری کا پیر ⊛ بھینس کی ناک ⊛ شوکت کا لفافہ ⊛ کتاب کا پارسل ⊛ خالد کا منی آرڈر ⊛ تیرا گلاس ⊛ اپنا پیر ⊛ مسعود کا پاسپورٹ۔

درس ۴ مرکب توصیفی

مرکب توصیفی: جو صفت اور موصوف سے مل کر بنے جیسے جامۂ سپید، آبِ شیریں۔

صفت: وہ لفظ ہے جس سے کسی کی اچھائی، برائی یا کیفیت بیان کی جائے۔

موصوف: وہ اسم ہے جس کی صفت بیان کی جائے، جیسے جامۂ سپید میں ''جامہ'' موصوف اور ''سپید'' صفت ہے۔ فارسی میں اکثر موصوف پہلے اور صفت بعد میں ہوتی ہے۔ اردو میں صفت پہلے اور موصوف بعد میں آتا ہے۔

وصفیّت کی علامت: کسرہ، یائے مجہولِ، ہمزۂ مکسور۔

صفت عموماً موصوف کے بعد آتی ہے۔ اور اس صورت میں موصوف کے

آخر میں زیر (کسرہ) لاتے ہیں۔ جیسے آسمان کبود (نیلگوں آسمان) قصر بلند (اونچا محل)

اگر موصوف کے آخر میں واو یا الف ہو تو اس پر (ے) بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے روے زیبا، خداے بزرگ۔

کبھی کبھی صفت موصوف سے پہلے آتی ہے۔ ایسی صورت میں زیر (کسرہ) کی ضرورت نہیں رہتی۔ جیسے بزرگ خدا۔

اردو میں ترجمہ کرو:

مداد کوتاہ ❀ جانور وحشی ❀ سگ سیاہ ❀ انبۂ ترش ❀ کارد کُند ❀ مرد دلیر ❀ سبوے کہنہ ❀ میناے منقش ❀ چشمۂ صافی ❀ خامۂ نو ❀ سخنِ تلخ۔

فارسی بناؤ:

بڑی بہن ❀ بوڑھا باپ ❀ ٹھنڈا پانی ❀ چالاک لڑکا ❀ خوبصورت عورت ❀ تیز چاقو ❀ نوعمر لڑکی ❀ چوڑا کمرہ ❀ لنگڑا آدمی ❀ بھاری بوجھ ❀ اندھی عورت ❀ عقلمند مہمان۔

درس ۵ واحد۔ جمع

واحد: جس کلمہ سے کوئی ایک چیز سمجھی جائے، اسے واحد کہتے ہیں۔ جیسے پسر، چشم، اسپ، مدرسہ، وغیرہ

جمع: جس کلمہ سے ایک قسم کی کئی چیزیں سمجھی جائیں، اسے جمع کہتے ہیں۔ جیسے پسران، چشمہا، اسپہا، مدارس۔

تنبیہ: جاندار کی جمع کے لیے آخر میں عموماً الف نون'' بڑھا دیتے ہیں۔ اور غیر جاندار کے لیے ''ہا'' بڑھاتے ہیں۔ جیسے مردم، مردماں۔ پسر، پسران۔ زن، زنان۔ چشم، چشمہا۔ کتاب، کتابہا۔ جامہ، جامہا۔

لیکن کبھی اس کے خلاف بھی ہوتا ہے، جیسے چشم سے چشمان۔ اسپ سے اسپہا۔ اور جب اسم کے آخر میں ''ہ'' ہو تو کبھی ہ کو، گان سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے بندہ سے بندگان، اور خواجہ سے خواجگان۔

اردو میں ترجمہ کرو:

چشمانِ سرخ ۞ ارکانِ اسلام ۞ لانہٴ مرغ ۞ کتابِ کہنہ ۞ برگہائے درخت ۞ انبہٴ شیریں ۞ جانورانِ وحشی ۞ چوبِ خشک ۞ مدادہائے حامد ۞ قلمہائے قشنگ ۞

فارسی بناؤ:

سبز رومال ۞ روٹی کے ٹکڑے ۞ کتاب کا ورق ۞ درخت کے پتے ۞ مدرسہ کی گھنٹی ۞ بلبل کے گھونسلے ۞ میٹھا میوہ ۞ پالتو مرغی ۞ کھٹے لیموں ۞ لمبی چونچ ۞

درس ٦ اسم اشارہ، مشارٌ الیہ

اسم اشارہ: وہ کلمہ ہے جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔

مشارٌ الیہ: وہ کلمہ ہے جس کی طرف اِشارہ کیا جائے، جیسے ایں کتاب، آں صندلی، ان دونوں فقروں میں ''ایں'' اور'' آں'' اسم اشارہ ہیں۔ ''کتاب'' اور'' صندلی'' مشارالیہ۔

واحد	معنی	جمع	معنی	
ایں	یہ	ایناں اینہا	یہ لوگ یہ چیزیں	اشارۂ قریب کے لیے
آں	وہ	آناں آنہا	وہ لوگ وہ چیزیں	اشارۂ بعید کی لیے

اسم اشارہ پر جب ''ب'' داخل ہوتو ''الف'' ''دال'' سے بدل جاتا ہے۔
جیسے بایں سے بدیں، باآں سے بداں۔
اسم اشارہ کے بعد جب مشارالیہ مذکور ہوتو اسم اشارہ ہمیشہ واحد استعمال ہوگا۔اوراگر مشارالیہ کاذکر پہلے ہوچکا ہے۔تواسم اشارہ مشارٌ الیہ کے موافق ہوگا۔

اردو میں ترجمہ کرو:

ایں خامۂ محمود ❁ آں طفلان جاپان ❁ آں پسر نیک ❁ آں دختران نمازی ❁ ایں کاسۂ لبریز ❁ ایں کاسہ ہائے زناں ❁ آں کتاب نو ❁ آں شاگردانِ مدرسہ ❁ ایں عینک سلیم ❁ آں عینکہائے نو ❁

فارسی بناؤ:

یہ اسلم کی گھڑی ❁ یہ محمود کی کاپیاں ❁ وہ چھوٹا پرندہ ❁ وہ بڑے کمرے ❁ یہ اسلامی مدرسہ ❁ یہ مدرسوں کے دستور ❁ وہ سائیکل کی قیمت ❁ یہ سونے کی انگوٹھیاں ❁ یہ قیمتی گھڑی ❁ وہ چمکتا ستارہ ❁

تمرین

(۱) مضاف، مضاف الیہ کے دس فقرے ایسے لکھو جن میں واحد اور جمع کا استعمال ہو۔

(۲) دس فقرے ایسے لکھو جن میں مشارٌالیہ مرکب اضافی ہو۔

(۳) دس فقرے ایسے لکھو جن میں مشارٌ الیہ مرکب توصیفی ہو۔

درس ۷ مرکب تام

مرکبِ تام : الفاظ کی اس ترتیب کو کہتے ہیں جس سے پوری بات معلوم ہو جائے۔ اس مرکب کو ''مرکب مفید'' اور جملہ بھی کہتے ہیں۔ جیسے احمد عالم است، ساجد آمدہ است۔

جملہ کے تین ارکان ہوتے ہیں۔ (۱) مُسند الیہ (۲) مُسند (۳) رابطہ، جیسے ساجد نیک است (ساجد نیک ہے) اس جملہ میں ''ساجد'' مُسند الیہ ''نیک'' مسند اور ''است'' رابطہ ہے۔

عقیل دانشمند است (عقیل عالم ہے) اس مثال میں ''عقیل'' مسند الیہ، ''دانشمند'' مُسند اور ''است'' رابطہ ہے۔ سالم می خواند (سالم پڑھتا ہے) اس مثال میں ''سالم'' مسند الیہ ''می خواند مُسند، سالم اور می خواند کے درمیان جو تعلق ہے وہ رابطہ ہے۔

اب آسانی کے لیے مُسند الیہ، مُسند اور رابطہ کی تعریفیں بھی دیکھ لیں۔

مُسند الیہ: وہ کلمہ ہے جس کی طرف کسی چیز کی نسبت کی جائے۔

مُسند: وہ کلمہ ہے جس کی نسبت کسی چیز کی طرف کی جائے۔

رابطہ: وہ کلمہ ہے جو مسند الیہ اور مسند کے درمیان تعلق پیدا کرنے کے لیے آتا ہے۔

جملہ کی دو قسمیں ہیں۔ جملہ خبریہ، جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکے۔ جیسے گل سرخ است (پھول سرخ ہے) درخت سبز است (درخت ہرا ہے) ہمہ مرداں عالم اند (سارے لوگ عالم ہیں)

جملہ خبریہ دو طرح کا ہوتا ہے۔ اسمیہ، فعلیہ

جملہ اسمیہ: جو دو اسموں اور حرف ربط سے مل کر بنے، جیسے ظہیر قاری است۔ (ظہیر قاری ہے)

جملہ فعلیہ: جو فعل اور فاعل یا فعل فاعل اور مفعول سے مل کر بنے جیسے خالد رفت (خالد گیا) خورشید کتاب را خواند (خورشید نے کتاب پڑھی)

جملہ انشائیہ: وہ اسم ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جا سکے، جیسے بگو (کہہ) برو (جا) اے خالد، چیست (کیا ہے؟) کدام است (کون ہے؟)

جملہ اسمیہ میں مسند الیہ کو "مبتدا" اور مسند کو "خبر" کہتے ہیں۔ اور جملہ فعلیہ میں مسند الیہ کو "فاعل" اور مسند کو فعل کہتے ہیں۔

اردو میں ترجمہ کرو:

خالد بیدار است ❁ نوشادر نجور است ❁ طاؤس گرسنہ است ❁ سیب کشمیر شیریں است ❁ ساجد دکتور است ❁ اکرم کشتیبان است ❁ دستمالِ فیروز کثیف است ❁ محمود خفت ❁ امجد رسالہ خواند ❁ برادرم قلم تراش داد ❁ طالبان پرکار آوردند ❁ من دست برادر گرفتم ❁ چاکر شاہ قبا آورد ❁ رئیس شیشۂ مرکب شکست ❁

فارسی بناؤ:

خالد کا بلبل اڑ گیا ❁ پانی کا پیالا بڑا ہے ❁ سلیمان کی بیٹی نے قرآن پڑھا ❁ بلی کا ناخن قہر الہی ہے ❁ احمد نے نیلا موزہ بہن کو دیا ❁ درخت پر خشک پتا نہیں ہے ❁ تیز قینچی محمود کی ہے ❁ ہندستانی کھلاڑی کامیاب ہوئے ❁ علما دین کے ستون ہیں ❁ پرندے دیوار پر بیٹھ گئے ❁ لڑکیاں ہال میں کھیل رہی ہیں ❁

تمرین

مندرجہ ذیل فقروں میں سے مرکب اضافی، مرکب توصیفی، مرکب مفید اور مرکب غیر مفید کو الگ الگ لکھ کر ترجمہ کرو:

بنائے استاسیون ❁ کتابہائے کتب خانہ ❁ حولۂ دراز ❁ غاز سپید ❁ قاشقِ فولاد قشنگ است ❁ اطاق خواب تاریک است ❁ شبہائے تاریک خوفناک اند ❁ کشاورز جفاکش ❁ لباس ابریشم ❁ ماہِ شوال ❁ رہنمائے مسلمانان عالم است ❁ نان گرم خوب است ❁ گل تر خوش رنگ است ❁ میوۂ پختہ ذائقہ دار است ❁ چشم

گربہ روشن است ❁ حاکم دہلی ❁ مرد نیک ❁ شیر گاوٗ مفید است ❁ دیوار، گل ❁ نبیرۂ علی ❁ داماد سعید ❁ جدّۂ ما پیر است ❁ جد صالح عالم است ❁ گل خوشبو دار ❁ کلاغہاے سیاہ ❁ تیمارستان رانچی ❁

درس ۸ ضمیر

ضمیر: وہ اسم ہے جو کسی دوسرے اسم کے بدلے استعمال کیا جائے۔ اس تعریف سے یہ معلوم ہوا کہ ضمیر کسی اسم کے قائم مقام ہوگی۔ اس لیے جیسا اسم ہوگا ویسی ہی ضمیر بھی ہوگی۔ اگر اسم واحد ہے تو ضمیر بھی واحد، اور اسم جمع ہے تو ضمیر بھی جمع ہوگی۔

اور یہ بھی یاد رکھنے کی چیز ہے کہ اگر کسی غائب کے بدلے ضمیر آتی ہے تو اس کا ضمیر سے پہلے ذکر ہونا ضروری ہے۔ اور اس اسم کو جو ضمیر سے پہلے ہو ''مرجع'' کہا جاتا ہے۔ جیسے زید نے وضو کیا اور اس نے نماز پڑھی۔ اس مثال میں ''اس'' ضمیر ہے اور زید ''مرجع'' ہے کیوں کہ اس سے مراد زید ہی ہے۔

فارسی میں ضمیریں یہ ہیں:

واحد غائب	جمع غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم	
او	اوشاں	ایشاں	تو	شما	من	ما	ضمیر منفصل
وہ	وہ لوگ	وہ لوگ	تو	تم	میں	ہم	

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم	
ش	شاں	ت	تاں	م	ماں	ضمیر متصل
اس کا	ان کا	تیرا	تمہارا	میرا	ہمارا	
اس کی	ان کی	تیری	تمہاری	میری	ہماری	
اس کو	ان کو	تجھ کو	تم کو	مجھ کو	ہم کو	

جو ضمیر اپنے پہلے والے لفظ سے الگ لکھی جاتی ہے۔ اسے ''ضمیر منفصل'' کہا جاتا ہے، جیسے کتابِ او، پسرانِ ایشاں، سگِ تو، گربۂ شما، برادرِ من، خانۂ ما۔ اور جو ضمیر اپنے پہلے والے لفظ سے ملا کر لکھی جاتی ہے، اسے ''ضمیر متصل'' کہا جاتا ہے، جیسے، چشمش، چشمشاں، چشمت، چشمتاں، چشمم، چشماں۔

اردو میں ترجمہ کرو:

سگِ او خوب است ۞ گربہاے ایشاں اہلی اند ۞ خانۂ تو بعید است ۞ کتابہاے شما نو اند ۞ اردکِ من سپید است ۞ گوسفندانِ ما سیاہ اند ۞ برادرم نیک است ۞ خامۂ ما کجا است ۞ چشمت سرخ است ۞ مدرسہ ہاے تاں قریب اند ۞ مویش دراز است ۞ پدرانِ شاں چگونہ اند ۞

فارسی بناؤ:

اس کی گاے کالی ہے ۞ ان کے گھوڑے عربی ہیں ۞ تیری گھڑی جاپانی ہے ۞ تمہارے کمرے کون ہیں ۞ میرا نام خالد ہے ۞ ہمارے تالے اچھے ہیں

۞ میری ماں نمازی ہے ۞ ہمارے لڑکے جوان ہیں ۞ تیری بیوی خوبصورت ہے ۞ تمہارا گھر کہاں ہے ۞ اس کا ماموں وکیل ہے ۞ اس کے دادا عالم ہیں ۞

درس ۹ حروفِ جر، حروفِ اِستفہام

حروف جر: وہ حروف ہیں جو فعل کے معنی کو اسم تک پہنچاتے ہیں۔ اور یہ جس اسم پر داخل ہوتے ہیں۔ اس کو مجرور کہا جاتا ہے۔ بعض حروفِ جر یہ ہیں۔

با	تا	بہ	را	بر	بہر	در	برائے	از
ساتھ	تک	سے کو	کو	پر	واسطے	میں	کے لیے	سے

مثال: با من رحم کن (میرے ساتھ رحم کر) بہ برادرِ خود بدہ (اپنے بھائی کو دے) کتاب بر تحت است (کتاب تخت پر ہے) در خانہ بنشیں۔ (گھر میں بیٹھ) از طارق بگیر و احمد را بدہ (طارق سے لے اور احمد کو دے) تا بازار برو (بازار تک جا) بہر خدا امداد کن (خدا کے واسطے مدد کر) ایں کار برائے من است (یہ کام میرے لیے ہے)

حروف استفہام: وہ حروف ہیں جو جملے میں سوال کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ حروف استفہام یہ ہیں۔

کہ	چوں	چہ	چگونہ	کجا	چند	کے	چرا	کدام	آیا
کون	کیسا	کیا	کیسا	کہاں	کتنا	کب	کیوں	کس، کون	کیا

اردو میں ترجمہ کرو:

با احمد کِہ است ۞ کدام بہ اسلم داد ۞ آیا قرآن مجید بر تختِ جاوید است ۞

صندلی بزرگ کجا است ٭ از چریا کوٹ تا اعظم گڑھ چند میل است ٭ محمود در اِطاق است ٭ ایں خامہ برائے احمد است ٭ پیش شما کدام است ٭ ایں میوہ چگونہ است ٭ بہر جناب محمد مصطفیٰ ﷺ ٭ دریں بزم خالد چرا حاضر نیست ٭ عقبِ احمد کہ بود (پسِ احمد کہ بود)

فارسی بناؤ:

چھت پر کون ہے ٭ ٹرین اسٹیشن پر ہے ٭ وحید گھر میں ہے ٭ شاہد کا لباس کیسا ہے ٭ تھیلا کی قیمت کتنی ہے ٭ تمہارا بھائی کون ہے ٭ مسجد سے مدرسہ تک میدان ہے ٭ پودینا کہاں ہے ٭ اللہ کے واسطے ٭

تمرین

(۱) دس جملے ایسے لکھو جس میں ضمیر کی ساری شکلیں استعمال ہوں۔

(۲) دس جملے لکھو جن میں حروف جر کثرت سے استعمال ہوں۔

(۳) دس جملے لکھو جن میں حروف استفہام کا استعمال ہو۔

درس ۱۰ — دن، مہینے، موسم

دن:

شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چہارشنبہ	پنجشنبہ	آدینہ
سنیچر	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ

مہینہ: محرم، صفر، ربیع الاول، ربیع الآخر، جمادی الاولیٰ، جمادی الاخریٰ
رجب، شعبان، رمضان، شوال، ذیقعدہ، ذی الحجہ۔

فارسی مہینوں کے نام:

فروردیں اردی بہشت خرداد تیر مُرداد شہرپور
مہر آبان آذر دی بہمن اسفندیار

انگریزی مہینوں کے فارسی تلفظ

جنوری۔ژانویہ	فروری۔فوریہ	مارچ۔مارس
اپریل۔آوریل	مئی۔مہہ	جون۔ژون
جولائی۔ژوئیہ	اگست۔آوت	ستمبر۔ستامبر
اکتوبر۔اکتوبر	نومبر۔نویمبر	دسمبر۔دیسمبر

موسم: زمستان، جاڑا۔ تابستان، گرمی۔ برشکال، برسات۔ پائیز،خزاں۔

اردو میں ترجمہ کرو:

تاریخ وفات امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ دوم شعبان ست ۞ ولادتِ رسول خدا ﷺ روز دوشنبہ است ۞ برائے مسلمانان آدینہ روز تعطیل است ۞ ماہِ رمضان ماہِ بزرگ است ۞ برائے نصرانیاں یکشنبہ روز تعطیل است ۞ معراج نبی ﷺ در ماہِ رجب است ۞ لباس پشمی لبادۂ زمستان است ۞ تابستان موسم گرم است ۞ برشکال موسم خوش رنگ است ۞ دریں موسم تفرج صحرا و سبزہ زار از لطف خالی نیست ۞

فارسی بناؤ:

اس سال رمضان کا مہینہ جاڑے میں ہے ۞ یہ گرمی کا موسم ہے ۞ برسات کا موسم اس کے بعد ہے ۞ جاڑا سردی کا موسم ہے ۞ گرمی کا موسم

قیامت کا نمونہ ہے ٭ رمضان کے بعد شوال کا مہینہ ہے ٭ اس مہینہ کی پہلی تاریخ عید کا دن ہے ٭ جمعہ ہفتہ کی عید ہے ٭ سال کی ابتدا محرم سے ہے ٭ سال کا آخری مہینہ ذی الحجہ ہے ٭

درس ۱۱

عَدَد، مَعدود

عدد گنتی کو کہتے ہیں، اور جو چیز گنی جاتی ہے اسے معدود کہتے ہیں۔ جیسے ہفت روپیہ۔ ہفت عدد ہے اور روپیہ معدود۔

عدد پہلے اور معدود بعد میں لکھا جاتا ہے۔ ایسے ہی معدود ہمیشہ واحد ہوتا ہے اگرچہ عدد جمع ہو، جیسے سہ میز، چہار صندلی، پنج قلم۔

عدد اور معدود سے مل کر بننے والے مرکب کو مرکب عددی کہا جاتا ہے۔

ترکیب میں عدد کو "ممیز" اور معدود کو "تمیز" کہتے ہیں۔

عدد کی چار قسمیں ہیں اصلی، ترتیبی، کسری توزیعی

اعداد اصلی: یک، دو، سہ، چہار، پنج، شش ہفت، ہشت، نہ، دہ، بیست، سی، چہل، پنجاہ، شصت، ہفتاد، ہشتاد، نود، صد، ہزار یہ تمام اعداد اصلی ہیں۔

"یک" سے لے کر "نہ" تک احاد کہلاتے ہیں۔

دہ، بیست، سی، چہل، پنجاہ، شصت، ہفتاد، ہشتاد، اور نود عشرات کہلاتے ہیں۔

اعداد اصلی کی باہمی ترکیب سے دیگر اعداد حاصل ہوتے ہیں۔

یازدہ سے نوزدہ تک کے اعداد کو مخصوص طریقے پر ترکیب کرتے ہیں۔ جیسے یازدہ، دوازدہ، سیزدہ، چہاردہ، پانزدہ، شانزدہ، ہفدہ، ہیجدہ، نوزدہ، ان میں احاد عشرات سے پہلے آتے ہیں۔

بیست سے صد تک احاد کو عشرات کے بعد لاتے ہیں۔ اور بیچ میں واؤ عطف استعمال کرتے ہیں۔ جیسے بیست و یک، سی و پنج، پنجاہ و شش، شصت و نہ وغیرہ۔

اعداد ترتیبی: عدد ترتیبی وہ ہے جو معدود کے مرتبہ یا درجہ کو بیان کرے، چونکہ عدد ترتیبی صفت کی طرح استعمال ہوتا ہے اس لیے عموماً معدود کے بعد آتا ہے اور عدد وصفی کہلاتا ہے۔

اعداد ترتیبی یہ ہیں: یکم، دوم، سوم، چہارم، پنجم، ششم، ہفتم، ہشتم، نہم، دہم، دہ و یکم، دہ و دوم، بیستم، بیست و یکم، بیست و دوم، سیم، سی و یکم، سی و چہارم، چہلم، پنجاہم، شصتم، ہفتادم، ہشتادم، نودم، صدم، ہزارم وغیرہ۔ یادومیں، سومیں، پنجمیں، دہمیں، صدمیں، ہزارمیں وغیرہ۔

یکم و یکمیں کے بدلے نخست و نخستیں اور اول و اولیں بھی کہتے ہیں۔

اعداد ترتیبی بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ اعداد اصلی کے بعد ادوات م، می یا میں جوڑ دیتے ہیں اور معدود کو اس سے پہلے لکھتے ہیں۔ جیسے روز دوم، مرد سومی، سال ہفتمیں۔

عام طور پر جب عدد ترتیبی 'میں' کے ذریعے بناتے ہیں تو معدود کو عدد کے بعد لکھتے ہیں۔ جیسے نخستیں روز، ہفتاد پنجمیں سال۔

اعداد کسری: عدد کسری وہ ہے جو عدد صحیح کے کسی ٹکڑے کو بتائے۔ مثلاً

نیم یا نیمہ $\frac{1}{2}$ سہ یک $\frac{1}{3}$ چہار یک $\frac{1}{4}$ صد یک $\frac{1}{100}$ ہزار یک $\frac{1}{1000}$ سہ از بست و پنج $\frac{3}{25}$ شش از نوزدہ $\frac{6}{19}$

آج کل عدد کسری کو اس صورت میں بھی لکھتے ہیں۔

یک سوم $\frac{1}{3}$ یک چہارم $\frac{1}{4}$ یک صدم $\frac{1}{100}$

اعداد توزیعی: وہ ہے جو کہ معدود کو مساوی مقدار میں تقسیم کرے مثلاً۔
یک یک، پنج پنج، دہ دہ، صد صد، ہزار ہزار وغیرہ۔

اردو میں ترجمہ کرو:

این پنج کتاب است ٭ دو کتابِ احمد کجا است ٭ ہفت روز را ہفتہ گویند ٭ در فجر دو رکعت و در ظہر و عصر و عشاء چہار رکعت و در مغرب سہ رکعت فرض اند ٭ سنِ پدرم پنجاسال است ٭ یکم شوال عید الفطر است ٭ پانزدہم شعبان شب براءت است ٭ بست و ہفتم رمضان شب قدر است ٭ قیمت این موتور دو لک سی ہزار پنج صد بست و یک روپیہ است ٭ نزدِ سُلیمان دوازدہ ماشینِ دوخت اند ٭

فارسی بناؤ:

میرے پاس دس دس کرسیاں ہیں ٭ یہ ستر گلاس ہیں ٭ وہ پچھتر گھڑیاں ہیں ٭ سر میں دو آنکھیں ہیں ٭ میز پر پندرہ کتابیں ہیں ٭ آج پہلی ربیع الاول ہے ٭ اللہ کے رسول ﷺ کی پیدائش بارہویں ربیع الاول کو ہے ٭ میرے بھائی کی عمر تیس سال ہے ٭ سو سال کی ایک صدی ہے ٭ تیری کتاب کا نمبر ایک لاکھ چار ہزار آٹھ سو اکیاسی ہے ٭ اس کی موٹر سائیکل کا نمبر اکیانوے ہزار چھ سو چھپن ہے ٭ حضرت علی چوتھے خلیفہ تھے ٭ نسیمہ پانچویں درجہ میں تھی ٭

درس ۱۲ افعال

مصدر سے جو فعل نکلتے ہیں وہ چھ قسم کے ہوتے ہیں۔
ماضی، مضارع، حال، مستقبل، امر، نہی، ان میں سے ہر ایک کے چھ چھ صیغے بنیں گے۔ واحد غائب، جمع غائب، واحد حاضر، جمع حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم۔

صیغوں کی علامتیں

صیغہ	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
علامت	ت یا د	ند	ی	ید	م	یم
مثال	رفت، خورد	خوردند	خوردی	خوردید	خوردم	خوردیم

ہر فعل معروف ہوگا یا مجہول، دونوں کی تعریفیں لکھی جارہی ہیں:

معروف: وہ فعل ہے جس کا فاعل (کرنے والا) ذکر کیا جائے جیسے محمود خواند (محمود نے پڑھا) اس مثال میں ''خواند'' فعل ہے اور اس کا فاعل ''محمود'' ہے۔

مجہول: وہ فعل ہے جس کا فاعل ذکر نہ کیا جائے جیسے چوب بُریدہ شد (لکڑی کاٹی گئی) اس مثال میں فاعل ذکر نہیں کیا گیا۔

ان دونوں کے بنانے کے قاعدے آگے لکھے جائیں گے۔ فعل کی ایک دوسری تقسیم یہ ہے کہ فعل کبھی مثبت ہوتا ہے اور کبھی منفی۔

مثبت: جس فعل سے کسی کام کا کرنا یا ہونا معلوم ہو اسے فعلِ مثبت کہا جاتا ہے۔ جیسے زاہد نے لکھا (زاہد نوشت) محمود گیا (محمود رفت)

منفی: جس فعل سے کسی کام کا نہ ہونا یا نہ کرنا معلوم ہو اسے فعلِ منفی کہتے ہیں۔ جیسے زاہد نے نہیں لکھا (زاہد نہ نوشت) محمود نہیں گیا (محمود نہ رفت)

ماضی: وہ فعل ہے جس سے گزرا ہوا زمانہ (وقت) سمجھا جائے۔

فعل ماضی کی چھ قسمیں ہیں: ماضی مطلق، ماضی قریب، ماضی بعید، ماضی استمراری، ماضی احتمالی، ماضی تمنائی۔

درس ۱۳

ماضی مطلق

ماضی مطلق: وہ فعل ہے جس سے گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا سمجھا جائے۔ اور یہ نہ معلوم ہو کہ اس کام کے ہوئے تھوڑا زمانہ گزرا۔ یا۔ زیادہ، جیسے احمد رفت، جاوید شنید۔

بنانے کا قاعدہ: مصدر کا نون گرا کر اس سے پہلے والے حرف کا "زبر" ہٹادیں ماضی مطلق واحد غائب بن جائے گا جیسے رفتن سے رفت شنیدن سے شنید، اور باقی صیغوں کے لیے آخر میں ان کی ضمیریں ملادی جائیں گی، جیسے۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
رفت	رفتند	رفتی	رفتید	رفتم	رفتیم
وہ گیا	وہ سب گئے	تو گیا	تم گئے	میں گیا	ہم گئے

اردو میں ترجمہ کرو:

سعید نان گرم باترہ خورد ❁ او میوۂ پختہ از باغ آورد ❁ شکیل جرابِ کبود بخواہر داد ❁ ما قرآن مجید خواندیم ❁ ہمہ زناں سورۂ نور خواندند ❁ چغۂ سفید چرا دریدی ❁ او از مدرسہ بمسجد رفت ❁ استاذ از شاگرد پرکار گرفت ❁ شما گربہ را چہ کردید؟ فروختیم ❁ او ناگاہ بر زمین افتاد استخوانش شکست ❁

فارسی بناؤ:

میں نے کتاب پڑھی ٭ مدرسہ کے لڑکوں نے نماز پڑھی ٭ بہت دن گزرے احمد میرے پاس نہیں آیا ٭ ہم نے انہیں سلام کیا ٭ تمہارا اٹلس پھٹ گیا ٭ تیرا بھائی کیوں ہنسا ٭ شریف کو ڈاکٹر نے دوا دی اور بیس روپیہ لیا ٭ میں نے سید ھا راستہ پسند کیا ٭ تم لوگوں نے ایک چمچہ خریدا ٭

درس ۱۴
ماضی قریب

ماضی قریب: وہ فعل ہے جس سے قریب کے گزرے ہوئے زمانے میں کوئی کام سمجھا جائے۔

ماضی مطلق کے آخر میں "ہ است" لگا کر ماضی قریب بناتے ہیں جیسے کرد سے کردہ است، اس نے کیا ہے، اور باقی صیغوں میں ضمیریں لگاتے ہیں، مثلاً

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
کردہ است	کردہ اند	کردہ ای	کردہ اید	کردہ ام	کردہ ایم
اس نے کیا ہے	انہوں نے کیا ہے	تو نے کیا ہے	تم نے کیا ہے	میں نے کیا ہے	ہم نے کیا ہے

اردو میں ترجمہ کرو:

شوکت قرآن مجید خواندہ است ٭ آخوند تراچہ آموختہ است ٭ زنان دختران خویش را اردو آموختہ اند ٭ خیاط را طلبیدہ ام ٭ شما از دکانِ آناں مقراض خریدہ اید ٭ تو آں دستمال را چرا گم کردہ ای ٭ فراش پست پاکت را در صندوق پست انداختہ است ٭ مرکب خیلے غلیظ است ٭ دراں آب ریختیم ٭ حالا آبگی شدہ است ٭

فارسی بناؤ:

ہم نے ان کی باتیں سنی ہیں ❁ میں نے تجھ کو تنخواہ دیدی ہے ❁ تمہاری لڑکی نے روزہ رکھا ہے ❁ تم سب نے اپنا سبق یاد کرلیا ہے ❁ وہ لڑکے بھاگ گئے ہیں ❁ تم نے اپنے ماموں کو پہچان لیا ہے ❁ خالد نے روٹی کھائی ہے ❁ اس نے اپنی کرسیاں بیچ دی ہیں ❁ کرتے کی آستین پھٹ گئی ہے ❁ درزی نے کپڑا درست کردیا ہے ❁

درس ۱۵
ماضی بعید

ماضی بعید: وہ فعل ہے جس سے دور کا گزرا ہوا زمانہ سمجھا جائے۔ ماضی مطلق واحد غائب کے آگے ''ہ بود'' اور باقی میں بود کے بعد ان صیغوں کی علامتیں بڑھا کر ماضی بعید بناتے ہیں، جیسے

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
پرسیدہ بود	پرسیدہ بودند	پرسیدہ بودی	پرسیدہ بودید	پرسیدہ بودم	پرسیدہ بودیم
اس نے پوچھا تھا	انہوں نے پوچھا تھا	تو نے پوچھا تھا	تم نے پوچھا تھا	میں نے پوچھا تھا	ہم نے پوچھا تھا

اردو میں ترجمہ کرو:

اودیشب جامۂ کہنہ گدارا دادہ بود ❁ آناں درا طاق خواب گرفتہ بودند ❁ تو دیروز شکار پرندگاں کردہ بودی ❁ احمد تلاوت قرآن مجید کردہ بود ❁ ما بر سقف خانہ نشستہ بودیم ❁ تولبِ جو استادہ بودی ❁ شما از اعظم گڑھ تا فیض آباد بہ آتو بوس

سفر کردہ بودید۔ من بیرون خانہ رفتہ بودم۔ ایشاں قلم شما بہ من دادہ بودند۔ شما فنجان شاے بر میز نہادہ بودید۔

فارسی بناؤ:

وہ آگرہ بس سے گیا تھا۔ تو وہاں کیوں کھڑا تھا؟۔ کل رات بچے نے پیالا زمین پر گرا دیا تھا۔ میں نے اس کو اپنا اٹلس دیا تھا۔ ایسا ہی تم نے بھی لکھا تھا۔ تم نے اس کو کیوں گالی دی تھی۔ تو چھت کے کنارے کھڑا تھا۔ ہم نے شربت بنایا تھا۔ چشمہ میرے ہاتھ سے گر پڑا تھا۔ مرغے اور مرغیاں اڑ گئی تھیں۔

درس ۱۶ ماضی احتمالی

ماضی احتمالی: وہ فعل ہے جس سے گزرے ہوئے زمانہ میں کام کے اندر شک معلوم ہو۔ اس کا دوسرا نام ماضی شکی بھی ہے۔

ماضی مطلق کے آگے "ہ باشد" لگا کر ماضی احتمالی بناتے ہیں، جیسے آمد سے آمدہ باشد، وہ آیا ہوگا۔

صیغہ واحد غائب کے علاوہ باقی صیغوں کے لیے باشد کی دال گرا کر ضمیریں لگا دی جاتی ہیں۔ جیسے

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
آمدہ باشد	آمدہ باشند	آمدہ باشی	آمدہ باشید	آمدہ باشم	آمدہ باشیم
وہ آیا ہوگا	وہ آئے ہونگے	تو آیا ہوگا	تم آئے ہوگے	میں آیا ہوں گا	ہم آئے ہونگے

اردو میں ترجمہ کرو:

شاہد! ہنگام رفتن منصور را دیدہ باشی ❁ وقت نیم روز ظہیر در اطاق خفتہ باشد ❁ ساجد طفلک را در راہ جُستہ باشد ❁ من ماہِ عید را بر آسمان جُستہ باشم ❁ آفتاب بر آسمان ہنوز دمیدہ باشد ❁ شما قوس وقزح بر فلک دیدہ باشید ❁ ایشاں دیروز بر خانۂ من آمدہ باشند ❁ شاید ما انبہ خوردہ باشیم ❁ آناں بگوشۂ صحرا رفتہ باشند ❁ ساجد این مُبل وقالی قشنگ از بازار آوردہ باشد ❁

فارسی بناؤ:

چڑیا کو لڑکوں نے پنجرے میں پریشان کیا ہوگا ❁ اس عورت نے دودھ میں پانی ملایا ہوگا ❁ تو نے چوکھٹ پر سر جھکایا ہوگا ❁ کبھی کبھی تم لوگ بھی ہنسے ہوگے ❁ اگر کل نہ آیا ہوگا تو کل آجائے گا ❁ کون شام کے وقت مدرسہ سے باہر نکلا ہوگا ❁ شاید تمہاری پیچش درست ہوگئی ہوگی ❁ خالدہ نے مچھلیاں تلی ہوں گی ❁ میں چڑیا خانہ نہ گیا ہوں گا ❁ ہم نے دوسروں کو برا نہیں کہا ہوگا ❁

درس ۱۷

ماضی استمراری

ماضی استمراری: وہ فعل ہے جس سے گزرے ہوئے زمانہ میں لگا تار کام کا ہونا سمجھا جائے، اور کام نامکمل رہے، اس کا دوسرا نام ماضی ناتمام ہے۔

ماضی مطلق کے پہلے "می" یا "ہمی" لگا دینے سے ماضی استمراری بن جاتا ہے۔ جیسے

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
می خورد	می خوردند	می خوردی	می خوردید	می خوردم	می خوردیم
وہ کھاتا تھا	وہ کھاتے تھے	تو کھاتا تھا	تم کھاتے تھے	میں کھاتا تھا	ہم کھاتے تھے

اردو میں ترجمہ کرو:

آں مرد تیرے بہ مرغے می انداخت ٭ وہر بار آں مرغ می پرید ٭ دختراں بسوزن می دوختند ٭ بادشاہاں شکار فیل می کردند ٭ تو برائے حج بیت اللہ می رفتی ٭ من نجاری می کردم ٭ ماہشت دیگداں می داشتیم ٭ پسرِ دوستِ من شوکولات (خرید) صرف می کرد ٭ شما از مغارہ چمداں می خریدید ٭ طلبۂ جامعہ ہر سال برائے دیدنِ تاج محل از جامعہ تا آگرہ می رفتند ٭

فارسی بناؤ:

بکریاں میدان میں چررہی تھیں ٭ آدھی رات کو چور نقب لگا رہا تھا ٭ صحابۂ کرام اسلام کے احکام پر عمل کرتے تھے ٭ ہم دشمنوں سے جنگ کرتے تھے ٭ تو خط لکھ رہا تھا ٭ میں سوئی اور دھاگا بازار سے لاتا تھا ٭ ہم چاہتے تھے لیکن تم لوگ نہیں سنتے تھے ٭ یہ کام برا تھا جو تم کرتے تھے ٭ تم لوگ بغداد جاتے تھے ٭ میں مدینہ جارہا تھا ٭ وہ اونٹ پر سوار ہوتا تھا اور گر جاتا تھا ٭

درس ۱۸ ماضی تمنائی

ماضی تمنائی: وہ فعل ہے جس سے گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے ہونے کی آرزو پائی جائے۔ اس کا دوسرا نام ماضی شرطی ہے۔

ماضی مطلق کے آگے یائے مجہول (ے) زیادہ کر کے ماضی تمنائی بناتے ہیں۔ جیسے خورد سے خوردے (وہ کھاتا) خوردندے (وہ سب کھاتے) خوردمے (میں کھاتا)

ھدایت: اس قاعدے کے تحت ماضی تمنائی کے صرف تین ہی صیغے آتے ہیں۔ واحد غائب، جمع غائب، واحد متکلم۔ باقی تین صیغوں واحد حاضر، جمع حاضر، جمع متکلم، میں (ے) ادا کرنا دشوار ہے۔ اس لیے اس سے پہلے "کاش کہ" یا "اگر" لگا کر بناتے ہیں۔ "کاش کہ" سے آرزو اور تمنا کا معنی پیدا کرتے ہیں۔ اور "اگر" سے شرط کا معنی۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خوردے	خوردندے	کاش کہ خوردی	کاش کہ خوردید	خوردے	کاش کہ خوردیم
وہ کھاتا	وہ کھاتے	کاش کہ تو کھاتا	کاش کہ تم کھاتے	میں کھاتا	کاش کہ ہم کھاتے

نیز ماضی ناتمام کے صیغے بھی ماضی تمنائی کی جگہ آسکتے ہیں۔

اردو میں ترجمہ کرو:

اگر اسلم محنت کردے در امتحان کامیاب شدے ۞ اگر گنہ گار نادم شدے ۞ خدا ایش آمرزیدے ۞ اگر آناں سبک مغز بودندے تذکرۂ خود گم کردندے ۞ اگر من اینجا بودمے ترا تفسیر قرآن یاد دادمے ۞ مرد ماں گرد ما آمدندے و عذر گناہ کردندے ۞ کاش کہ ما مکہ معظّمہ دیدیم ۞ کاش کہ شما خدائے تعالیٰ را پرستیدے ۞ کاش تو غذائے صالح خوردی ۞ اگر آناں چشم می داشتند ۞ پس می دیدند کہ در اطاق چیست ۞ اگر پیشم می آمد نصیحتش می کردم ۞ اگر شما کفایت شعاری می کردید، یک یخ چال می خریدید ۞

فارسی بناؤ:

کاش وہ بازار سے میرے لیے ایک پن لاتا ۞ اگر ہم نیک کام کرتے تو خدا ہمیں بخش دیتا ۞ اگر تم علم حاصل کرتے تو مشہور ہوتے ۞ کاش کہ وہ ان کی بات

سنتے ٭ کیا اچھا ہوتا کہ بھائی ایک فریج خریدتے ٭ کاش تم لوگ خدا کے فرمانبردار ہوتے ٭ اگر حاکم قیدیوں کو چھوڑتا تو وہ خوش ہوتے ٭ کاش میں تاج محل دیکھنے جاتا ٭ اگر میں نہ پڑھتا تو جاہل رہ جاتا ، اگر تم اجمیر جاتے تو دہلی سے گزرتے ٭

درس ۱۹ فعل مجہول

فعل مجہول کی تعریف پیچھے گزر چکی۔ یہاں بنانے کا طریقہ لکھا جارہا ہے۔ جس فعل کا مجہول بنانا ہو وہی فعل مصدر "شدن" سے بنایا جائے اور ماضی مطلق کے آخر میں (ہ) بڑھا کر اس کے بعد زیادہ کر دیں۔ جیسے ماضی مطلق کا فعل مجہول بنانا ہو تو شدن سے ماضی مطلق شد بنایا اور آموختن کے ماضی مطلق آموخت کے آگے "ہ" بڑھا کر آموختہ بنایا۔ پھر اس کے بعد شد بڑھا دیا آموختہ شد ہو گیا (سیکھا گیا، یا سکھایا گیا) یہ ماضی مطلق مجہول کا صیغہ واحد غائب ہوا۔

ماضی قریب کے لیے "شدہ است" زیادہ کریں گے جیسے آموختہ شدہ است (وہ سیکھا گیا ہے۔ یا۔ سکھایا گیا ہے)

ماضی بعید کے لیے "شدہ بود" زیادہ کریں گے جیسے آموختہ شدہ بود (وہ سیکھا گیا تھا، یا سکھایا گیا تھا)

ماضی احتمالی یا ماضی شکی کے لیے "شدہ باشد" زیادہ کریں گے، جیسے آموختہ شدہ باشد (وہ سیکھا گیا ہوگا، یا سکھایا گیا ہوگا)

ماضی ناتمام یا ماضی استمراری کے لیے "می شد" زیادہ کریں گے، جیسے آموختہ می شد (وہ سیکھا جاتا تھا، یا سکھایا جاتا تھا)

ماضی تمنائی یا ماضی شرطی کے لیے "شدے" زیادہ کریں گے، جیسے آموختہ

شدے (کاش کہ وہ سیکھا جاتا، یا کاش کہ وہ سکھایا جاتا)

آسانی کے لیے ہر ایک کی گردانیں لکھ دی جاتی ہیں:

گردان افعال مجہولہ

افعال	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ماضی مطلق	شناختہ شد	شناختہ شدند	شناختہ شدی	شناختہ شدید	شناختہ شدم	شناختہ شدیم
ماضی قریب	شناختہ شدہ است	شناختہ شدہ اند	شناختہ شدہ ای	شناختہ شدہ اید	شناختہ شدہ ام	شناختہ شدہ ایم
ماضی بعید	شناختہ شدہ بود	شناختہ شدہ بودند	شناختہ شدہ بودی	شناختہ شدہ بودید	شناختہ شدہ بودم	شناختہ شدہ بودیم
ماضی استمراری	شناختہ می شد	شناختہ می شدند	شناختہ می شدی	شناختہ می شدید	شناختہ می شدم	شناختہ می شدیم
ماضی احتمالی	شناختہ شدہ باشد	شناختہ شدہ باشند	شناختہ شدہ باشی	شناختہ شدہ باشید	شناختہ شدہ باشم	شناختہ شدہ باشیم
ماضی تمنائی	شناختہ شدے	شناختہ شدندے			شناختہ شدمے	

اردو میں ترجمہ کرو:

مولانا اسلم ممتحن متعین کردہ شد۔ ماتربیتِ تدریس دادہ شدیم۔ طفلانِ محنتی از استاذ ستودہ شدہ اند۔ دیشب بہ آنہا حکایت پیغمبراں شنیدہ شدہ بود۔ گل از شاخ چیدہ شدہ است۔ روغن سرشف از روغن فروش خریدہ شدہ بود۔ علمائے ہند در لبنان طلبیدہ می شدند۔ روز نامہا منتشر کردہ می شد۔ از مقاطعہ کار مقاطعہ کردہ شدہ باشد۔ ترۂ گوجۂ فرنگی بر میز داشتہ شدہ باشد۔ مردم در کشتہ شدے بہتر شدے۔ آناں کامیاب شدندے پس از انعامات نواختہ شدندے۔

فارسی بناؤ:

وہ قید خانہ میں ڈالے گئے۔ سلمہ کی اوڑھنی خریدی گئی۔ ان سے ملازمت کی درخواست کی گئی ہے۔ بیمار عورت کو اسپتال بھیجا گیا ہے۔ راشدہ کی شادی شاہنواز سے کی گئی تھی۔ بچوں کو چیچک کا ٹیکہ لگایا گیا تھا۔ میں ستایا جاتا تھا۔ ہمارے وطن میں کتب خانے قائم کئے جاتے تھے۔ مدرسے میں بچے تعلیم دیئے گئے ہوں گے۔ کچھوا لوہے سے مارا گیا ہوگا۔ بندوق چلائی گئی ہوتی تو گھڑیال مر گیا ہوتا۔ میرا خون دین کی راہ میں بہایا جاتا۔

درس ۲۰

فعلِ مضارع

مضارع: وہ فعل ہے جس میں موجودہ زمانہ اور آنے والا زمانہ دونوں پائے جائیں۔

بنانے کا قاعدہ: علامت مصدر ''دن'' یا ''تن'' گرانے کے بعد ''شرف آموزی سخن'' کے گیارہ حرفوں میں سے جو حرف باقی رہے اسے حذف کر کے یا

بدل کر یا کوئی حرف زیادہ کرے یا سالم رکھ کر علامت مضارع "د" بڑھادیں مضارع بن جائے گا۔

	مصدر	بعد حذف دن یا تن	قاعدہ	بعد قاعدہ	مضارع
۱	ترسیدن	ترسی	حذف	ترس	ترسد
۲	رفتن	رف	بدلنا	رو	رود
۳	زدن	ز	زیادتی	زن	زند
۴	خوردن	خور	سالم	خور	خورد

آسانی کے لیے اتنی بات ضرور یاد رکھیں کہ فعل مضارع صیغہ واحد غائب کے آخر میں "دال" ساکن ہوتی ہے۔ اور اس سے پہلے والے حرف پر زبر ہوتا ہے۔ اور باقی پانچ صیغوں میں ان کی علامتیں لگائی جاتی ہیں جیسے رفتن مصدر سے فعل مضارع "رَوَدْ" ہوگا۔ اور باقی صیغے اس طرح ہوں گے۔ رَوَند، رَوِی، رَوِید، رَوَم، رَوِیم، یہ طریقہ تو فعل مضارع معروف کا بیان ہوا، اور مضارع مجہول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے آخر میں "ہ شود" بڑھادیا جائے مضارع مجہول بن جائے گا جیسے "نوشت" ماضی مطلق ہے، جب اس پر "ہ شود" زیادہ کریں گے تو نوشتہ شود" ہو جائے گا۔ یہ ہوا مضارع مجہول کا صیغہ واحد غائب، اور باقی صیغے بنانے کے لیے ان صیغوں کی ضمیریں لگادی جائیں گی۔ جیسے نوشتہ شوند، نوشتہ شوی، نوشتہ شوید، نوشتہ شوم، نوشتہ شویم۔

مضارع معروف اور مجہول کے شروع میں " نہ لگادینے سے مضارع منفی بن جاتا ہے جیسے رَوَد سے نَرود، وہ نہیں جاتا ہے۔ یا نہیں جائے گا۔ یا نہ جائے، اور نوشتہ شود سے نہ نوشتہ شود، وہ نہیں لکھا جاتا ہے، یا نہیں لکھا جائے گا، یا نہ لکھا جائے۔

اردو میں ترجمہ کرو:

احمد با دوست ودشمن ابرو کشادہ دارد۔ متعلماں از آموزگار علم وہنر آموزند ۔ تو چرا اغمزدہ را آزاری۔ شما در زمرۂ علما آمیختہ شوید۔ ما دروغ نہ گوئیم۔ تو در محفل شرفانہ آروغی۔ بادیان آں خورد کہ معدۂ خرابی دارد۔ مشنگ در ہمہ خانہ خوردہ شود۔ بطفیل رسول خدا ما بخشیدہ شویم۔ ریحانہ بررُخِ خود نقابِ اندازد۔

فارسی بناؤ:

ہم اپنا کام خود کریں۔ میں کبوتر نہیں اڑاؤں گا۔ وہ لوگ امتحان کی فیس ادا کریں۔ محمود استاذ کے سامنے کھڑا کیا جائے۔ تم نہ ستائے جاؤ۔ سالم آج بدایۃ الصرف شروع کرے گا۔ وہ ہمیں پریشان کرتا ہے۔ خالق دو جہاں مسلمانوں پر کرم کرے گا۔ میں جھنڈے کو بلند کروں۔ گوالا دودھ سے مکھن نکالے۔ ساجد ریشمی کپڑے پر پانی نہ ٹپکائے۔

درس ۲۱ فعلِ حال

حال: وہ فعل ہے جس سے زمانہ موجودہ میں کوئی کام سمجھا جائے، مضارع سے پہلے "می" یا "ہمی" لگانے سے فعل حال بن جاتا ہے جیسے می بخشد ہمی بخشد۔ وہ بخشتا ہے۔ یہ ہوا حال معروف بنانے کا طریقہ۔

اور حال مجہول بنانے کے لیے "شود" سے پہلے می یا ہمی لگائیں گے۔ جیسے گفتہ می شود، گفتہ ہمی شود، وہ کہا جاتا ہے۔ می یا ہمی پر "نہ" داخل کردینے سے حال منفی بن جاتا ہے۔ جیسے نمی گوید، وہ نہیں کہتا ہے۔

فعل حال معروف کے تمام صیغے اس طرح ہیں۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
می گوید	می گویند	می گوئی	می گوئید	می گویم	می گوئیم
وہ کہتا ہے	وہ کہتے ہیں	تو کہتا ہے	تم کہتے ہو	میں کہتا ہوں	ہم کہتے ہیں

مجہول کے صیغے اس طرح ہوں گے۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
گفتہ می شود	گفتہ می شوند	گفتہ می شوی	گفتہ می شوید	گفتہ می شوم	گفتہ می شویم
وہ کہا جاتا ہے	وہ کہے جاتے ہیں	تو کہا جاتا ہے	تم کہے جاتے ہو	میں کہا جاتا ہوں	ہم کہے جاتے ہیں

اردو میں ترجمہ کرو:

انور در رُود غسل می کند * دختران غذا تہیہ می نمایند * تو بر لوحِ حجر چہ می نویسی * من ہمہ شب سُرفہ می کنم و سرم درد می کند حالم خوب نیست * قلم زر چک بر لباس افتد می سوزد * بروز عید لباس نو پوشانیدہ می شود * و بر مسکیناں مال صدقہ کردہ می شود * لباس چرک را بر تن نہ دارید کہ خیلے ضرر می رساند * قمیص چرک بہ صابون شستہ می شود * طفلاں در مدرسہ دست نمی زنند * طیور بر شاخہاے درختاں نغمہ پر دازی می کنند *

فارسی بناؤ:

شاہد میرے واسطے ہولڈر خریدتا ہے * کوئلہ کان سے نکلتا ہے * اخروٹ کھائے جاتے ہیں * ہم انگور اور ناشپاتی نہیں بیچتے ہیں * احمد کا لڑکا میڈیکل کالج میں پڑھتا ہے * تم لوگ مدرسہ عربیہ میں پڑھتے ہو * مدرسوں میں اخلاق

سنوارے جاتے ہیں ● اخلاق بگاڑنے والی کتابیں نہیں پڑھائی جاتیں ● طلبہ مشقی بزم کرتے ہیں اور اچھے مقرر بنتے ہیں ● پڑھنے سے جان نہیں چراتے ●

درس ۲۲ فعل مُستقبل

فعل مستقبل: وہ فعل ہے جس سے آنے والے زمانے میں کوئی کام سمجھا جائے۔

ماضی مطلق کے شروع میں "خواہد" کی گردان لگادینے سے فعل مستقبل بن جاتا ہے۔ جیسے

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خواہد کرد	خواہند کرد	خواہی کرد	خواہید کرد	خواہم کرد	خواہیم کرد
وہ کرے گا	وہ کریں گے	تو کرے گا	تم کروگے	میں کروں گا	ہم کریں گے

اور مجہول بنانے کے لیے ماضی مطلق کے آخر میں "ہ خواہد شد" کی گردان زیادہ کریں گے جیسے۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
کردہ خواہد شد	کردہ خواہند شد	کردہ خواہی شد	کردہ خواہید شد	کردہ خواہم شد	کردہ خواہیم شد
وہ کیا جائے گا	وہ کیے جائیں گے	تو کیا جائے گا	تم کیے جاؤ گے	میں کیا جاؤں گا	ہم کیے جائیں گے

اور منفی بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ معروف کے صیغوں میں خواہد کی گردان پر "ن" لگادیں گے جیسے نخواہد کرد، نخواہند کرد وغیرہ۔

اور مجہول کے صیغوں میں اصل فعل "پرن" لگائیں گے جیسے نکردہ خواہد شد، نکردہ خواہند شد وغیرہ۔

اردو میں ترجمہ کرو:

شوکت امسال برائے حج بمکہ خواہد رفت ٭ موسم باراں زود خواہد آمد ٭ من علم اسلامی خواہم افراخت ٭ امسال باراں کم کم خواہد بارید ٭ بوقت شام تربچہ نہ خوردہ خواہد شد ٭ مابعد نماز فجر بہ تخم مرغ صبحانہ خواہیم کرد ٭ طلبہ زبان پارسی خواہند آموخت ٭ بعد عصر، عصرانہ خوردہ خواہد شد ٭ امروز بامیا نخوردہ خواہد شد ٭ من فردا در شاغل قرع خواہم پخت ٭ امید است کہ پری روز میمون خواہد مرد ٭

فارسی بناؤ:

مہمانوں کا اسٹیشن پر استقبال کیا جائے گا ٭ وہ ہماری تنخواہ بڑھائے گا ٭ سردار انبیا مسلمانوں کی شفاعت کریں گے ٭ لڑکے تھیٹر میں نہیں جائیں گے ٭ تم سے کتاب کی قیمت کیوں نہیں لی جائے گی ٭ بندر کا پھیپھڑا نکالا جائے گا ٭ سجدے میں پاؤں کی انگلیاں نہیں اٹھائی جائیں گی ٭ جاڑے میں موزے اور دستانے پہنے جائیں گے ٭ تو تھرمامیٹر سے کیا ناپ رہا ہے ٭ میں کل بغداد شریف ٹیلیفون کروں گا ٭ اور اپنے بھائی سے بات کروں گا ٭

درس ۲۳ فِعلِ امر۔ فعلِ نہی

امر: جس فعل میں کسی کام کا حکم دیا جائے اسے فعل امر کہا جاتا ہے۔ جیسے کہ، پڑھ، بیٹھ، فارسی میں اس طرح کہیں گے۔ گُو، خواں، نشیں۔

فعل امر بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع واحد حاضر سے علامت (یاے معروف "ی") دور کردی جائے، امر کا صیغہ واحد حاضر بن جائے گا، جیسے گفتن مصدر سے مضارع "گوید" ہوگا۔ اور مضارع واحد حاضر کا صیغہ "گوئی" ہوگا۔ اب آخر سے "ی" دور کردیں "گو" ہوجائے گا۔ یہ ہوگیا امر کا صیغہ واحد حاضر۔

عام طور سے امر کے صیغوں کے شروع میں "با" داخل کردیتے ہیں۔ جیسے بگو (تو کہہ) بنویس (تو لکھ) بخواں (تو پڑھ) جمع حاضر کے لیے اس کی علامت "ید" لگادیں گے جیسے بنویسید، تم لوگ لکھو۔

امر کے صرف دو صیغے (واحد حاضر اور جمع حاضر) آتے ہیں، باقی صیغوں میں امر کا معنی پیدا کرنے کے لیے فعل مضارع کے شروع میں باید کہ لگادیتے ہیں یا صرف "ب" داخل کرتے ہیں۔

امر مجہول کے لیے ماضی مطلق کے آخر میں " ہ" لگا کر شود کی گردان زیادہ کردیں امر مجہول بن جائے گا۔

جس فعل پر "ب" داخل ہو اگر اس کے پہلے حرف پر پیش ہے تو "ب" پر بھی پیش پڑھیں، اور اگر پیش نہ ہو تو زیر پڑھیں، اور اسم پر داخل ہو تو زبر پڑھیں۔

گردان امر معروف

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
باید کہ نویسد	باید کہ نویسند	بنویس	بنویسید	باید کہ نویسم	باید کہ نویسیم
چاہئے کہ وہ لکھے	چاہئے کہ وہ لکھیں	تو لکھ	تم لکھو	چاہئے کہ میں لکھوں	چاہئے کہ ہم لکھیں

گردان امر مجہول

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
باید کہ نوشتہ شود	باید کہ نوشتہ شوند	نوشتہ شو	نوشتہ شوید	باید کہ نوشتہ شوم	باید کہ نوشتہ شویم
چاہئے کہ وہ لکھا جائے	چاہئے کہ وہ لکھے جائیں	تو لکھا جائے	تم لکھے جاؤ	چاہئے کہ میں لکھا جاؤں	چاہئے کہ ہم لکھیں جائیں

نہی: جس فعل میں کسی کام کے کرنے کا حکم نہ ہو، بلکہ اس کام سے روکا جائے، جیسے مگو (نہ کہہ،) مخواں (نہ پڑھ)

واحد حاضر اور جمع حاضر کے صیغوں میں بجائے ''ب'' کے ''م'' لگانے سے نہی واحد حاضر اور جمع حاضر بن جاتے ہیں۔ اور باقی صیغوں میں ''ن'' زیادہ کرتے ہیں اور شروع میں ''باید کہ'' بھی لگا دیتے ہیں۔ مجہول میں واحد حاضر اور جمع حاضر

کے صیغوں میں "مشو" کی گردان ان پر لگائی جائے گی۔ جیسے کردہ مشو (تو نہ کیا جائے) کردہ مشوید (تم لوگ نہ کیے جاؤ)

گردان نہی معروف

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
باید کہ نکند	باید کہ نکنند	مکن	مکنید	باید کہ نکنم	باید کہ نکنیم
چاہئے کہ وہ نہ کرے	چاہئے کہ وہ نہ کریں	تو نہ کر	تم نہ کرو	چاہئے کہ میں نہ کروں	چاہئے کہ ہم نہ کریں

گردان نہی مجہول

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
باید کہ نہ کردہ شود	باید کہ نہ کردہ شوند	کردہ مشو	کردہ مشوید	باید کہ نہ کردہ شوم	باید کہ نہ کردہ شویم
چاہئے کہ وہ نہ کیا جائے	چاہئے کہ وہ نہ کئے جائیں	تو نہ کیا جا	تم لوگ نہ کئے جاؤ	چاہئے کہ میں نہ کیا جاؤں	چاہئے کہ ہم نہ کئے جائیں

اردو میں ترجمہ کرو:

اے طالبِ روزی بنشیں کہ بخوری۔ واے مطلوبِ اَجل مرو کہ جاں نبری ● کسے راد شنام مدہید ● در بازارہا ہرزہ مگر دید ● مرکب تو خیلے غلیظ است ● قدرے آب بریز ● جناب آغا قلم تراشم گم شد از ہم درس خود بگیر ● باید کہ محمود

ستودہ شود ٭ باید کہ ما بہ بانک رویم ٭ باید کہ کودکاں بہ بزرگاں سلام کنند ٭ شرارت مکن تا سزا نہ دادہ شوی ٭ بہ دروسِ خود محنت کنید تا جائزہا دادہ شوید ٭

فارسی بناؤ:

سچائی کا راستہ اختیار کرو ٭ غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرو ٭ پاکٹ ماروں سے ہوشیار رہو ٭ بنیا سے کوئی چیز ادھار مت خریدو ٭ ہم اسلامی تقریبات میں شرکت کریں ٭ وہ برنی کے چھتے کو نہ جلائیں ٭ تم دار العلوم میں استاذ مقرر کئے جاؤ ٭ تمہیں عدالت میں نہ بھیجا جائے ٭ تم لوگوں کو فضیلت کی سند دی جائے ٭ تعلیم کے زمانے میں خوب محنت کرو ٭

درس ۲۴ فعل منفی

اوپر بیان کیا جا چکا کہ جس فعل سے کسی کام کا نہ ہونا یا نہ کرنا معلوم ہو، اسے فعل منفی کہا جاتا ہے۔ جیسے انور نہیں گیا۔ (انور نرفت) شاہد نہیں کھائے گا۔ (شاہد نخواہد خورد)

بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ کسی بھی فعل کے شروع میں ''نہ'' زیادہ کر دیا جائے تو فعل منفی بن جائے گا، جیسے نہ پسندید (اس نے نہیں پسند کیا) اگر کسی فعل کا پہلا حرف ''الف'' ہو تو اس وقت ''نہ'' اور ''الف'' کے درمیان ''ی'' کا اضافہ ہوگا جیسے آموخت سے نیاموخت (اس نے نہیں سیکھا)

اردو میں ترجمہ کرو:

اگر آنہا چشم می داشتند اصلاً در چاہ نمی افتادند ٭ پدرِ مادرِ شکیل بہ دستگاہ

نرفت ❁ کبک و دراج وحمام کشیز و میخک و قا قلہ نخوردہ باشند ❁ رئیس دانشکدہ در دفتر نہ نشستہ بود ❁ تو خواہر زادۂ خودرا نمی شناختی ❁ من خوشدامنِ خودرا نیازاریدم ❁ زوج خواہر، حامد راعلم فقہ وعلم حدیث آموختے ❁ ساعت بغلی حرکت نمی کرد ❁ رادیو نہ شنیدہ شدہ باشد ❁ کس از رفیقانِ درس من ناکام نبودے ❁

فارسی بناؤ:

ڈاکٹر نے مریض کوانجکشن نہیں دیا ❁ عطار نے کل دوانہیں دی ❁ طالب علم محنت سے نہیں گھبراتے ہیں ❁ وہ نازیبا حرکت سے پرہیز نہیں کرتا ہے ❁ کیا آفتاب کل نہیں دکھائی دیا ہوگا ❁ رات کا چور نہیں پہچانا گیا ❁ بکری اپنے بچے کو دودھ نہیں پلاتی تھی ❁ لڑکیاں فحش گوئی نہیں کرتی ہوں گی ❁ میں نے کسی کو برا نہیں کہا ہے ❁ ہم کسی کو تکلیف نہیں دیں گے ❁

درس ۲۵
بیانِ مشتق

مُشتق: وہ اسم ہے جو مصدر یا فعل سے بنا ہو، اس کی مشہور چھ قسمیں ہیں۔

(۱) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) اسم تفضیل (۴) اسم ظرف (۵) اسم آلہ (۶) حاصل مصدر۔

○ **اسم فاعل**: وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات کو بتائے جس کے ساتھ فعل قائم ہو، اور مصدری معنی دے، اسم فاعل کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ قیاسی ۲۔ سماعی

○ **قیاسی**: اسم فاعل قیاسی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس کے بنانے میں

قاعدہ قانون کا لحاظ کیا جاتا ہے۔ بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ امر کے آخر میں زیر دے کر ''ندہ'' بڑھادیں تو اسم فاعل کا صیغۂ واحد بن جائے گا اور ''ندگان'' زیادہ کردیں تو جمع کا صیغہ بن جائے گا، جیسے آشامیدن مصدر سے فعلِ امر ''آشام'' ہوگا۔ اب اسی پر ''ندہ'' بڑھادیں تو ''آشامندہ'' ہوجائے گا یہ ہوگیا اسم فاعل کا صیغہ واحد اور اگر بجائے ''ندہ'' ''ندگان'' زیادہ کردیں تو ''آشامندگان'' ہو جائے گا۔ یہ ہوگیا اس فاعل کا صیغہ جمع، ترجمہ اس طرح کریں گے، آشامندہ، پینے والا۔ آشامندگان، پینے والے۔

○ **سماعی:** اسم فاعل سماعی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس کے بنانے میں قاعدہ اور قانون کا لحاظ نہیں ہوتا۔ اس کا دارومدار سننے پر ہے۔ اہل زبان سے جیسا سنا گیا ویسا ہی استعمال کرلیا گیا۔ اسم فاعل سماعی کو اسم فاعل ترکیبی اور صفت مشبہ بھی کہا جاتا ہے۔

عام طور پر درج ذیل طریقوں سے اسم فاعل سماعی بنالیے جاتے ہیں۔

○ امر حاضر کے آخر میں ''الف'' لگادیتے ہیں جیسے داں سے ''دانا'' اور کبھی ''گار'' بڑھادیتے ہیں۔ جیسے پرہیز سے ''پرہیز گار'' (پرہیز کرنے والا) اور کبھی ''ہ'' زیادہ کرتے ہیں جیسے استر سے ''استرہ'' (مونڈنے والا) اور درج ذیل الفاظ بھی اسم کے آخر میں داخل ہوکر معنی فاعلی پیدا کرتے ہیں۔ جیسے ''گر'' (آہنگر) ''مند'' (ہوشمند) ''وَر'' (ہنرور) ''ناک'' (غمناک) ''بان'' (مہربان) ''آر'' (خریدار) ''سار'' (شرمسار) ''یار'' (ہوشیار) ''مندہ'' (شرمندہ) ''وار'' (امیدوار) ''گیں'' (شرمگیں) ''یِ معروف'' (لشکری)

اسم فاعل سماعی کے بھی دو صیغے آتے ہیں۔ایک واحد۔دوسرا جمع، جیسے پرہیز گار (واحد) پرہیز گاراں (جمع)

اردو میں ترجمہ کرو:

خدا آفریندۂ ہمہ خلق است ٭ خرِ بار بربہ از انسان مردم در ٭ رسولِ ما حضرت محمد ﷺ شفاعت کنندہ اند ٭ لشکری خادمِ سلطان می باشد ٭ عقلمند آں است کہ ہمہ کارہا درست کند ٭ خدائے تعالیٰ مددگار است ٭ نیکی کنندہ از بد کنندہ بہتر است ٭ خوابندہ زیاں کنندہ است ٭ مار حیوانے زہرناک است ٭ ما پرستار خدا ایم ٭ و کافراں بت پرست اند ٭

فارسی بناؤ

والدین کی خدمت کرنے والا کامیاب ہوتا ہے ٭ پیدا کرنے والا روزی بھی دیتا ہے ٭ بھینس اور بکری چرنے والے جانور ہیں ٭ فتنہ برپا کرنے والا نیکوں میں شمار نہیں کیا جاتا ٭ علم دین سیکھنے والا خدا کا مقبول بندہ ہے ٭ ہم جھوٹ بولنے والے آدمی نہیں ٭ سستی کرنے والے کامیاب نہیں ہوتے ٭ زیادہ کھانے والوں کی عزت نہیں ہوتی ٭ بھیک مانگنے والا لوگوں کی نگاہ میں ذلیل ہوتا ہے ٭ ہم رسول اللہ کی غلامی کرنے والے ہیں ٭

درس ۲۶ اسم مفعول

o اسم مفعول: وہ اسم مشتق ہے جس پر فعل واقع ہو۔اسم فاعل کی طرح اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔قیاسی اور سماعی، اسم مفعول قیاسی کے بنانے میں

قاعدے کی رعایت ہوتی ہے۔اور سماعی کے لیے کوئی مستقل قاعدہ نہیں ہوتا۔

○ اسم مفعول قیاسی: بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب پر ''ہ'' بڑھادیا جائے تو اسم مفعول کا صیغہ واحد بن جائے گا۔جیسے پخت سے ''پختہ'' (پکاہوا) اور اگر ماضی مطلق کے آخر میں بجائے ''ہ'' کے ''گان'' بڑھادیا جائے تو جمع کا صیغہ بن جاتا ہے جیسے آموخت سے ''آموختگان'' (سیکھے ہوئے) اور کبھی ''ہا'' بھی زیادہ کرتے ہیں۔جیسے آفرید سے آفریدہا(پیدا کئے ہوئے)

○ اسم مفعول سماعی: بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ امر حاضر کے آخر میں ''ہ'' لگادیتے ہیں۔جیسے ''پذیر'' سے ''پذیرہ'' (قبول کیا ہوا)

کبھی امر حاضر اور ماضی مطلق کے آگے اسم نکرہ لگادینے سے بنتا ہے، جیسے مصلحت آمیز اور نیم برشت۔

کبھی امر حاضر کے آخر میں ''الف،نون'' حالت بتانے کے آتا ہے، جیسے گریاں (روتا ہوا) اور کبھی ماضی کے آخر میں ''ار'' لگانے سے جیسے گرفت سے گرفتار (پکڑا ہوا)

اردو میں ترجمہ کرو:

شنیدہ کے بُود مانندِ دیدہ۔ افسردہ دلے افسردہ کند انجمنے را۔ از ظرف شکستہ صدائے برنمی آید۔ قزاقاں چوں میوہ ہائے تروتازہ دیدند و باغباں را خفتہ یافتند دست تاراج کشادہ بے باکانہ میوہ ہائے رسیدہ و شیریں رامی خوردند۔ و آنچہ

نورس و ترش بود بہ خیابانہا می انداختہ۔ ⁕ دریں بین باغباں بیدار شد ایشاں رادیدہ بخود گفت مرا باید کہ بتدبیر وحیلہ ایشاں رامقاومت نمایم ⁕

فارسی بناؤ:

آدھا پکا ہوا انڈا فائدہ مند ہوتا ہے ⁕ مرغے کا گوشت بھنا ہوا نہیں تھا ⁕ راستے میں گرا ہوا سامان مت اٹھاؤ ⁕ سوتا ہوا بچہ بہت اچھا معلوم ہوتا ہے ⁕ سانپ کا کاٹا ہوا سوئے بچھو کا کاٹا ہوا روئے ⁕ کمان سے نکلا ہوا تیر واپس نہیں آتا ⁕ سویا ہوا سوئے ہوئے کو کب بیدار کرسکتا ہے ⁕ عالم کے لڑکے نے بہت سی کتابیں جمع کر رکھی ہیں ⁕ میرا لکھا ہوا سب لوگ پڑھتے ہیں ⁕ رسول، اللہ کے بھیجے ہوئے پیغمبر ہوتے ہیں ⁕ ساری چیزیں پیدا کی گئی ہیں ⁕

درس ۲۷
اسم تفضیل

○ **اسم تفضیل**: وہ اسم مشتق ہے جس سے اسم فاعل کے اندر معنی کی زیادتی ہو۔

اسم تفضیل بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ اسم فاعل کے آخر میں "تر" لگادیں، اسم تفضیل کا صیغہ واحد بن جائے گا۔ اور جمع کا صیغہ بنانے کے لیے اسم تفضیل صیغہ واحد پر "ان" بڑھادیں اسم تفضیل جمع کا صیغہ بن جائے گا، جیسے "پرندہ" اسم فاعل سے "پرندہ تر" (زیادہ اڑنے والا) پرندہ تراں (زیادہ اڑنے والے) اور کبھی اسم فاعل کے شروع میں "بسیار" لگاتے ہیں۔ جسے "بسیار خوابندہ" (زیادہ سونے والا)

۵ اسم ظرف: وہ اسم مشتق ہے جس سے کسی کام کی جگہ یا وقت معلوم ہو جس سے جگہ معلوم ہو اس کو ظرف مکان، اور جس سے وقت معلوم ہو اس کو ظرف زمان کہتے ہیں جیسے آرام گاہ (آرام کی جگہ، یا آرام کا وقت)

بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ اسم کے بعد "کدہ"، "لاخ"، "ستان"، "زار" بڑھا دیا جائے جیسے آتش کدہ، (آگ کی جگہ) سنگلاخ (پتھریلی زمین) بوستان، (خوشبو کی جگہ) چمن زار (باغ)

کبھی مصدر کے آخر میں "گاہ" لگا دیتے ہیں۔ "گاہ" کا ترجمہ وقت اور جگہ دونوں کیا جاتا ہے۔ جیسے "خواندن گاہ" (پڑھنے کی جگہ، یا پڑھنے کا وقت) اور کبھی ماضی مطلق کے آخر میں بڑھا دیتے ہیں، جیسے نشستگاہ (بیٹھنے کی جگہ) اور کبھی کبھی حاصل مصدر کے آخر میں لگاتے ہیں، جیسے دانش گاہ (علم کی جگہ) کبھی امر کے پہلے کسی اسم کو ملا دیا جاتا ہے، جیسے زرخیز۔

اردو میں ترجمہ کرو:

برادر آں خنداں تر است ۔ کبوتراں پرندہ تراں اند ۔ ماجد و ساجد بسیار خوابندگاں اند ۔ مدرسۂ من چمن زار جنت است ۔ در گلستاں گلہا می بویند ۔ از درسگاہِ اسلامی علما و حفاظ تہیہ کردہ می شوند ۔ ابراہیم علیہ السلام را در آتش کدہ انداختہ شدہ بود ۔ صبح گاہ از بستر برخیز و نماز فجر ادا کن ۔ شبان گاہ طالبان خواندۂ دانش گاہ یاد می کنند ۔ زمینِ اتر پردیش قدرے ہموار است و قدرے سنگلاخ ۔ طفلانِ نیک بامداداں صبحانہ کردہ بہ دبستان خود می روند ۔ و رئیس دبستاں را سلام کردہ بہ کتاب مشغول شوند ۔

فارسی بناؤ:

عیدگاہ میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز ادا کی جاتی ہے ● مندر ہندوں کے پوجا کرنے کی جگہ ہے ● گدھ بہت اوپر اڑنے والا پرندہ ہے ● سانپ بہت زہریلا جانور ہے ● جب صبح کے وقت پرندے چہچہاتے ہیں تو بھلا معلوم ہوتا ہے ● پاگل خانہ کو فارسی میں ''تیمارستان'' کہتے ہیں ● ڈاکٹر فنِ جراحی میں بہت ہوشیار ہیں ● مسلمان قرآن سے بہت محبت رکھتے ہیں ● لیکن اس پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں ● سونے کے وقت درود شریف پڑھنا بہتر ہے ● اللہ تعالیٰ کی یاد ہر جگہ اور ہر وقت کرنی چاہیئے ● مالداروں کے محلات عیش وعشرت کی جگہیں ہیں ●

تمرین

مذکورہ بالا فارسی اور اردو کے فقروں میں سے اسم تفضیل اور اسم ظرف پہچان کر اپنی کاپیوں میں لکھو۔

درس ۲۸ اسم آلہ

اسم آلہ: وہ اسم مشتق ہے جس سے کوئی اوزار سمجھ میں آئے۔

اس کے بنانے کا کوئی خاص قاعدہ مقرر نہیں ہے۔ عام طور سے درج ذیل طریقوں سے بنالیا جاتا ہے۔

فعل امر صیغہ واحد حاضر کے شروع میں کوئی اسم زائد کردیتے ہیں۔ جیسے تراشیدن مصدر سے امر حاضر کا صیغہ ''تراش'' ہوا۔ اب اس سے پہلے اسم ''قلم''

بڑھا دیا گیا "قلم تراش" ہو گیا یہ صورت اسم آلہ کی بن گئی۔ اب "قلم تراش" کا ترجمہ کرینگے قلم بنانے کا اوزار، یعنی "چاقو" ایسے ہی "سر پوش" (ڈھکنا) "آتش گیر" (چمٹا) "رُومال" (رومال) وغیرہ اسم آلہ ہیں۔

اور کبھی امر واحد حاضر کے صیغہ کے آخر میں "ہ" زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے کوفتن مصدر سے فعل امر واحد حاضر "کوب" ہے۔ اس پر " ہ " بڑھا دیا گیا تو "کوبہ" اسم آلہ ہو گیا۔ اس کا ترجمہ ہو گیا، کوٹنے کا اوزار یعنی "مونگری"۔ "استرہ" (مونڈنے کا اوزار) "تابہ" (توا) وغیرہ۔

○ **حاصل مصدر:** وہ اسم مشتق ہے جس سے مصدر کا نتیجہ اور خلاصہ معلوم ہو، اس کے بنانے کا کوئی خاص قاعدہ مقررہ نہیں، حاصل مصدر سب کے سب سماعی ہوتے ہیں۔ چند قاعدے لکھے جاتے ہیں انہیں یاد کر لینا چاہیے۔

○ امر پر "ش" بڑھانے سے جیسے دانش (سمجھ)

○ صیغۂ امر حاضر ہی حاصل مصدر کا معنی دیتا ہے جیسے درخش، (چمک)

○ کبھی ماضی مطلق کا صیغہ حاصل مصدر کا معنی پیدا کرتا ہے جیسے گفت، داد۔

○ کبھی امر حاضر کے آخر میں "اک" زیادہ کرنے سے جیسے پوشاک، خوراک

○ کبھی اسم کے آگے "امر" بڑھانے سے جیسے دسترس، خونریز۔

○ ماضی مطلق اور "امر کے ملنے سے، جیسے گفتگو، جستجو، کشمکار۔

○ ماضی مطلق کے آخر میں "ار" بڑھانے سے، جیسے گفتار، رفتار، دیدار۔

اردو میں ترجمہ کرو:

دلاک موے سررا از استرہ خواہد استرد ❁ احمد دستمال را از کانپور خرید ❁ برتابہ نان پختہ می شود ❁ حرارت پیمارا بزبان اردو تھرمامیٹر می گویند ❁ ہوا پیمارا درعربی طیارہ و بزبان اردو ہوائی جہاز می گویند ❁ بشر بہ آگاہی وکردارِ خود شناختہ می شود ❁ برائے ما بہتر است کہ گفتگوے سنجیدہ می کنیم ❁ حامد! ازیں رفتار کجا می روی ❁ صبوری ترا کامگاری دہد ❁ زرنج وبلا رستگاری دہد ❁ گلِ چراغ رابہ گلگیر درست کن تا روشنی دہد ❁

فارسی بناؤ:

جھاڑو کی قیمت پوچھ کر بتاؤ ❁ گرمی سخت ہے ایک پنکھا لاؤ ❁ میں بزرگوں کی زیارت کرنے جاؤں گا ❁ تلاش وجستجو کے بعد بھی تمہارا پتہ نہیں چلا ❁ کھیتی ایک بہترین ذریعہ معاش ہے ❁ خرید وفروخت میں دیانت چاہئے ❁ کسی کی بیجا تعریف کرنا اچھا نہیں ❁ چمڑے کا جوتا خوبصورت ہے ❁ پنکھا کو بادکش، اور بادزن کہا جاتا ہے ❁ لنگی کی قیمت اَسی روپئے ہے ❁ میرے لیے ایک قلمدان خرید دیجئے ❁ دانائی اور عقلمندی انسان کے لیے ہنر ہے ❁

درس ۲۹ حال، ذوالحال

○ حال: جس سے فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت معلوم ہو، اسے حال کہتے ہیں۔

○ ذوالحال: وہ فاعل یا مفعول ہے جسکی حالت بیان کی جائے مثلاً سعید خنداں آمد (سعید ہنستا ہوا آیا) اس مثال میں سعید ''ذوالحال'' اور خنداں (ہنستا ہوا) ''حال'' ہے۔اس لیے کہ خنداں سعید کی حالت بیان کررہا ہے۔

بنانے کا قاعدہ: اس کے بنانے کا کوئی خاص قاعدہ نہیں، عام طور سے امر حاضر کے آخر میں ''الف نون'' بڑھا دیتے ہیں، جیسے دویدن مصدر سے فعل امر ''دو'' ہوا۔ اب اس کے آگے ''ا+ن'' بڑھا دینے سے ''دواں'' ہوا۔ اگر ہمیں کہنا ہو کہ ''سالم دوڑتا ہوا آیا'' تو اس کو فارسی میں یوں کہا جائے گا۔ ''سالم دَواں آمد''۔

اردو میں ترجمہ کرو:

پسرِ اجمل از مدرسہ خنداں می آید ٭ برادرِ شکیل بہ پست خانہ دواں میرود ٭ اقبال و سلیم افتاں و خیزاں کجا میروند ٭ آناں خراماں خراماں بباغ میروند ٭ یارانِ شما جہاں می بازند ٭ کلیم چاکر خود را زناں می آورد ٭ تو ترساں ترساں توے ہتل داخل شدی ٭ دختراں فرحاں فرحاں از ریستوران می آیند ٭ توپ غلطاں غلطاں در باغچۂ ہمسایہ رسید ٭ خورشید تاباں در ابر روپوش شد ٭ آں خسپاں از بنارس تا الہ آباد رفت ٭ اوشاں خروشاں بہ گار رمیدند ٭ شیر غراں از غار آمد و بر آہو حملہ کرد ٭

فارسی بناؤ:

طارق گرتے پڑتے اپنے استاذ کے پاس گیا ٭ دریائے گھاگرا شور کرتے ہوئے بہتا ہے ٭ وہ کھیلتا ہوا بازار جا رہا تھا ٭ شاکر دوڑتا ہوا آیا اور چلاتے ہوئے گیا ٭ میں نے طلبہ کو پڑھتے ہوئے دیکھا ٭ کچھ ہنستے اور کچھ روتے چلے آ رہے ہیں ٭ پیاسا کوا اڑتا ہوا آیا اور پیالہ کے قریب بیٹھ گیا ٭ میں نے انڈے کو ابلتے ہوئے دیکھا ٭ وہ چراتے ہوئے پکڑا گیا ٭ مسافر دوڑتے دوڑتے آیا اور گاڑی پر سوار ہو گیا ٭ تم آلو، پالک اور شلجم کھاتے ہوئے دیکھے گئے ٭

درس ۳۰ موصول، صلہ

اسم موصول وہ نامکمل اسم ہے کہ جب تک اس کے ساتھ کوئی جملہ نہ ملایا جائے اس کا معنی سمجھ میں نہ آئے، اور جو جملہ اسم موصول کے بعد آتا ہے، اسے صلہ کہتے ہیں، جیسے جس نے پڑھا وہ میرا بھائی ہے''۔ اس مثال میں ''جس نے'' اسم موصول، اور ''پڑھا'' صلہ ہے۔ فارسی میں یوں کہیں گے'' آنکہ خواند برادر من است'' اس مثال مں'' آنکہ'' اسم موصول ہے اور خواند'' صلہ'' ہے۔

اسمائے موصولہ یہ ہیں۔ ہرکہ، ہرآنکہ، آنانکہ، آنچہ، ہرآنچہ، اگر کسی اسم کے آخر میں یائے مجہول لگادی جائے اور اس کے بعد لفظ'' کہ'' ہوتو وہ بھی اسم موصول ہوتا ہے۔ جیسے'' مردیکہ'' اور جس اسم پر لفظ'' آں'' ہو اور اس کے بعد'' کہ'' وہ بھی اسم موصول ہوتا ہے۔ جیسے'' آں کس کہ''۔

اردو میں ترجمہ کرو:

ہرکہ تعلیم می یابد کامیاب شود ● ہرکہ نیکاں را آزارد خدا از وانتقام می گیرد ● مومنے کہ بہ رسول خدا ملاقات کرد و برحال ایماں وفات یافت اورا صحابی گویند ● خدا آں کہ آفتاب و ماہتاب و ہمہ جہاں را آفرید ● ہرچہ برادرش خواند او ہم می خواند ● ہرکہ تکبر می کند برباد می شود ● ہرچہ دیدی احمد را بگو ● ہرکہ بر رسالت مآب یک بار درود خواند خداوند تعالیٰ بروے دہ بار رحمت کند ● آنکس کہ نداند وبداند کہ بداند ● در جہل مرکب ابدالدہر بماند ●

فارسی بناؤ:

جو نیک ہیں دشمن کو بھی تکلیف نہیں دیتے ● جو لوگ کہ زیادہ مالدار ہیں زیادہ لالچی ہیں ● جو لوگ بچوں کو تعلیم نہیں دیتے وہ ان کی زندگی سے کھیلتے ہیں ● جس مسلمان نے صحابہ سے ملاقات کی اور ایمان کی حالت میں انتقال ہوا اسے تابعی کہتے ہیں ● جنہوں نے قرآن حفظ کیا انہیں حافظ کہتے ہیں ● وہ ٹوپی جو میز کے اوپر ہے زید کی ہے ● وہ لڑکا جو اسٹیشن پر ہے میرا ساتھی ہے ● وہ چیز جو دسترخوان پر ہے مکھن ہے اور وہ جو پلیٹ میں ہے پالک ہے ● جس نے مجھے خط لکھا میں نے اس کو جواب دیا ● یہ وہ کتاب نہیں جو تم نے خریدی ہے ● جو یہاں سے گئے وہ خوش رہے ● جو شخص کہ خدا سے ڈرتا ہے وہ ظلم نہیں کرتا ●

درس ۳۱ استثنا، مستثنیٰ، مستثنیٰ مِنہ

چند چیزوں سے کسی ایک چیز کو علاحدہ کردیا جائے، تو جس چیز سے علاحدہ کیا جائے اسے مُستثنیٰ منہ، جس چیز کو الگ کیا جائے اسے مُستثنیٰ کہا جاتا ہے۔ اور جس چیز کے ذریعہ الگ کیا جائے اسے حرفِ استثنا کہا جاتا ہے۔ فارسی میں حروف استثنا دو ہیں۔ "مگر" اور "جز"۔ عربی کا حرف استثنا "الاّ" بھی فارسی میں استعمال ہوتا ہے۔

"ہمہ دوستاں آمدند مگر زید" اس مثال میں "ہمہ دوستان" مُستثنیٰ منہ "زید مستثنیٰ" اور "مگر" حرف استثنا ہے۔

سب دوست آئے مگر زید نہیں آیا۔" قاعدے کے حساب سے اس جملے کی

فارسی یوں ہوگی کہ ''ہمہ دوستاں آمدند مگر زید نیامد'' لیکن مستثنیٰ ، اور مستثنیٰ منہ کا حکم باعتبار فعل چونکہ ایک ہی ہے ۔ اس لیے ''مگر زید'' کے بعد ''نیامد'' کہنے کی ضرورت نہیں۔

کبھی مستثنیٰ منہ محذوف ہوتا ہے، جیسے ''نیامد بمن جز خالد'' (میرے پاس خالد کے علاوہ کوئی نہیں آیا) اصل عبارت یوں ہونی چاہیئے ۔ نیامد کسے بمن جز خالد ''خالد'' مستثنیٰ ہے۔ اور ''کسی'' مستثنیٰ منہ، جو اوپر والی عبارت میں محذوف ہے۔

اردو میں ترجمہ کرو:

مہمان عزیز است مگر تا سہ روز ٭ کس نخارد پشت من جز ناخنِ انگشت من ٭ صحبت نیکاں بگیر مگر صحبت بدَاں ٭ ہمہ طفلاں برائے نماز کردن رفتند مگر شا کر ٭ مرا شدید رنج و غم است کہ ہمہ طالبان کامیاب ہستند مگر تو ٭ گوسفند ہا را کسے نہ بُرد بجز آں گرگ ٭ نخورد بہ شما بجز اکرم ٭ ہمہ مرد ماں فٹ بال (کرہٗ پا) می بازند مگر مرد پیر ٭ ہمہ کار ہا کن بجز کار ہائے بد ٭ پول کاغذی کسے را مدہ اِلا کریم ٭

فارسی بناؤ:

اے آدمی گیہوں کے علاوہ سب چیزیں کھا ٭ ہمارے پاس تیرے علاوہ کوئی شریر لڑکا نہیں آیا ٭ میں نے زید کے علاوہ کسی کو نہیں مارا ٭ محمود کی شادی میں سوائے زید کے سب کو دعوت نامے دیے گئے ٭ میں اخروٹ کھاؤں گا مگر ناسپاتی نہیں کھاؤ ں گا ٭ اسلام کے علاوہ سارے مذاہب باطل ہیں ٭ سوتی کے علاوہ کوئی کپڑا نہ پہنو ٭ خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں ٭

درس ۳۲
ندا، منادیٰ

جس حرف کے ذریعہ کسی کو پکارا جائے اسے حرف ندا کہتے ہیں۔ اور جس کو پکارا جائے اسے منادیٰ کہتے ہیں۔

فارسی میں حرف ندا دو ہیں۔ "اے" اور "الف" اے شروع میں استعمال ہوتا ہے۔ اور الف آخر میں، جیسے "اے کریم" اور "کریما"۔ پہلی مثال میں اے حرف ندا، اور کریم منادیٰ ہے، دوسری مثال میں کریم منادی، اور "الف" حرف ندا ہے۔

اردو میں ترجمہ کرو:

خداوندا بر حال مسلمانان رحم کن ⊙ اے سیر ترا نانِ جویں خوش نماید
کریما بہ بخشائے برحال ما ⊙ کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا
دلا گر خرد مندی و ہوشیار ⊙ مکن صحبت جاہلاں اختیار
اے پسر ہرگز مخور نانِ بخیل ⊙ در انجیل آمدہ است کہ اے فرزند آدم اگر تونگری دہمت مشتغل شوی بمال از من، و اگر درویش کنمت تنگدل نشینی، پس حلاوتِ ذکر من کجا دریابی و بعبادت من کے شتابی ۞ اے طالب روزی بنشیں کہ بخوری و اے مطلوب اجل مرو کہ جاں نہ بری ۞

فارسی بناؤ:

اے پروردگار عالم ہمیں اسلام پر قائم رکھ ۞ نیک راستے پر چلنے کی توفیق دے اور برائیوں سے بچا ۞ اے سلیم نوکر سے کہہ دو کہ گائے کو بھوسا اور کھلی ڈال دے اس کے بعد گوبر ہٹا دے ۞ اے سہیل! آج ربیع الاول کی بارہویں تاریخ ہے ۞ آج ہی ہمارے آقا جناب محمد رسول ﷺ پیدا ہوئے ۞ میرا خیال ہے کہ اس

مبارک دن میں جشن منایا جائے ۔ اے بھائی ! مرغا، مرغی، ہلدی، دھنیا وغیرہ خرید لاؤ ۔ ابھی میں ندی سے نہا کر آتا ہوں ۔ اے بچو! کسی کو ہرگز گالی مت دو اچھے لڑکے گالی نہیں دیتے ۔

درس ۳۳ افعال وجوبی

ایسا فعل جس میں مجبوری اور دباؤ کا اظہار ہو، جیسے تجھے کہنا پڑے گا۔ انہیں پڑھنا پڑے گا وغیرہ۔ ایسے جملوں کو فارسی میں منتقل کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ پہلے زمانے کے لحاظ سے ''واجب است'' یا ''لازم بود'' وغیرہ رکھا جائے، اس کے بعد فعل اصلی مضارع کی شکل میں لایا جائے۔ مثلاً: ''تجھے کہنا پڑے گا'' کی فارسی یوں بنائیں گے ''برتو واجب است کہ بگوئی''۔ اور ''مجھے جانا پڑا'' اس جملے کو یوں ادا کریں گے ''برمن لازم بود کہ روم''۔

اردو میں ترجمہ کرو:

برتو واجب است کہ روزانہ صبح از قرآن مجید یک پارہ بخوانی ۔ بر مسلمانان واجب است کہ روزانہ نماز پنجگانہ ادا بکنند ۔ برشما واجب است کہ در امتحان شش ماہی نمرۂ اعلیٰ حاصل بکنید ۔ بروشاں لازم بود کہ از بانک باز آیند ۔ بر ملازمان لازم بود کہ در موسم برشگال ہم کار کنند ۔ بر مالازم بود کہ در ایام تعطیل بہ دانش کدہ ہم رویم ۔ براولاد واجب است کہ اطاعت والدین بکنند ۔ بر ما واجب است کہ روزانہ در ساعت خود کوک بکنیم ۔ بر مریضاں واجب است کہ از چیزہائے بسیار پرہیز بکنند ۔ برفرمان دار لازم بود کہ در علاقۂ فساد زدہ رود ۔

فارسی بناؤ:

سارے طلبہ کو مسجد میں جانا پڑے گا ۔ تمہیں پرنسپل کا حکم ماننا پڑے گا ۔ اس کو

پڑوسیوں کی عزت کرنی پڑے گی۔ سلمہ کو اپنے گھر کا کام خود کرنا پڑتا ہے۔ سردی کی وجہ سے مجھے رضائی اوڑھنی پڑی۔ بنیا کو خراب سامان واپس کرنا پڑا۔ فوجیوں کو میدان جنگ میں لڑنا پڑا۔ تمہیں ہر حال میں سبق سنانا پڑے گا۔ ذمہ داروں کو اپنے ماتحتوں پر سختی کرنی پڑے گی۔ صحت کے لیے انہیں روزانہ دوڑنا پڑے گا۔ عید کے روز صدقہ فطر ادا کرنا پڑتا ہے۔

درس ۳۴ آغازیدن اور گرفتن کا استعمال

وہ پڑھنے لگا، میں جانے لگا۔ اردو میں جب اس قسم کے جملے آئیں تو اس کا ترجمہ آغازیدن یا گرفتن کی مدد سے کرنا چاہیے۔ وہ اس طرح کہ فعل اصلی کو مصدر کی شکل میں رکھیں اور آغازیدن یا گرفتن کو ماضی مطلق کی شکل میں جیسے وہ پڑھنے لگا اس جملے کو فارسی میں یوں ادا کریں گے۔ ''اوخواندن گرفت'' میں جانے لگا۔ من رفتن آغازیدم۔

اردو میں ترجمہ کرو:

مؤذن اذان دادن گرفت۔ مصلیان بجانب مسجد رفتن آغازیدند۔ طیور در باغ نغمہ سنجی کردن گرفتند۔ شما از مسکیناں رشوہ گرفتن آغازیدید۔ من از مدیر ماہنامہ اشرفیہ گفتگو کردن گرفتم۔ رئیس دانش کدہ از من سوالات کردن گرفت۔ پسر احمد بزبان فصیح فارسی گفتن آغازید۔ طالبان جفاکش بزبان عربی مقالہ نوشتن گرفتند۔ ایں طفلاں آینک در خواندن کوشیدن گرفتند۔ اویکا یک در شب ہراسیدن گرفت۔ تو بر من بلاوجہ چرا شوریدن گرفتی۔

فارسی بناؤ:

آج صبح ہی سے بارش ہونے لگی۔ ہوائی جہاز فضا میں اڑنے لگا۔ لڑکے میدان میں فٹ بال کھیلنے لگے۔ دونوں فوجوں کے درمیان گھمسان کی لڑائی ہونے لگی۔ میڈیکل کالج میں داخلہ ہونے لگا۔ زرینہ مہمانوں کے لیے چائے بنانے لگی۔ مچھلیاں کیوں اوپر تیرنے لگیں۔ میں نماز پڑھنے لگا اور حامد تلاوت قرآن کرنے لگا۔ اب طلبہ سالانہ امتحان کی تیاری کرنے لگے۔ خالد کو امرود کھانے کی وجہ سے کھانسی آنے لگی۔ لڑکے تعطیل کلاں میں گھر کو روانہ ہونے لگے۔

درس ۳۵ توانستن (سکنا) کا اِستعمال

ایسے افعال جو یہ بیان کریں کہ فاعل کے اندر فلاں کام کرنے کی طاقت یا سکت ہے یا نہیں، ایسے جملے ''توانستن'' کی مدد سے بنائے جاتے ہیں۔ اس کی حیثیت ''فعل معاون'' کی ہوتی ہے۔

بنانے کا قاعدہ: ماضی یا حال کے اعتبار سے توانستن کو ماضی مطلق یا فعل حال کی شکل میں پہلے رکھنا چاہیئے۔ اس کے بعد فعلِ اصلی ماضی مطلق کی شکل میں استعمال کرنا چاہیئے، اگر ہمیں یہ کہنا ہو کہ ''میں نہ جاسکا'' تو اس کو فارسی میں یوں کہیں گے ''من نہ توانستم رفت''۔ اور اگر یہ کہنا ہو کہ ''وہ دریا میں کود سکتا ہے''۔ تو اس کی فارسی اس طرح بنائیں گے۔ او در رود تواند جست''

اردو میں ترجمہ کرو:

بیمار چناں ضعیف بود کہ تا بیمارستاں نتوانست رفت۔ آیا می توانی بہ فارسی

حرف زنی ٭ آدمی تواند کہ بیاید ٭ من نتوانستم خورد ٭ مُور خاک رانتوانست بُرد ٭ من می توانم کہ اورا زنم ٭ آں پیر مرد بخود نمی تواند خورد ٭ من بفارسی توانم گفت ٭ آیا تو مرا قرض توانی داد ٭ خواہر سلمان طعامہاے گوناگوں می تواند پخت ٭ دیروز شہربان نہ توانست آمد ٭

فارسی بناؤ:

میں رات کو کھانا نہیں کھا سکا ٭ اہلِ ملک سے اپنے وطن کی حفاظت نہ ہوسکی ٭ کیا بکر ہمیں شکست دے سکتا ہے ٭ نہیں! وہ ہمیں کبھی بھی شکست نہیں دے سکتا ٭ تم کو میونسپلٹی کا چیرمین نہیں چنا جاسکا ٭ کتے کا بچہ نہیں ڈر سکا ٭ ساجدہ کل اپنی آنکھوں سے اپنے بھائیوں کو دیکھ سکی ٭ وہ اسکول نہیں جاسکا کیوں کہ اس کی سائیکل خراب ہے ٭ دلدار کو ایسی بیماری ہوئی کہ کوئی ڈاکٹر اسے پہچان نہ سکا ٭ وہ میٹرک کے امتحان میں کامیاب نہ ہوسکا ٭ تم لوگ اپنے ماتحتوں کی دیکھ بھال نہیں کرسکتے ٭ میں شراب نہیں پی سکتا ٭

درس ۳۶ گزاشتن (چھوڑنا) کا اِستعمال

مصدر گزاشتن کا استعمال ان جملوں میں کیا جاتا ہے جن میں کسی کام کے کرنے کی اجازت دی گئی ہو۔

بنانے کا قاعدہ: جملہ جس زمانے سے متعلق ہو تو جملے کے شروع میں مصدر گزاشتن سے وہ فعل بنا کر استعمال کریں۔ اس کے بعد آخر میں صیغہ کا لحاظ کرتے ہوئے فعل اصلی کا استعمال مضارع کی شکل میں کریں، اگر یہ کہنا ہو کہ ”مجھے بازار جانے دو“ تو فارسی میں اس جملے کو اس طرح ادا کریں گے۔ ”بگزار کہ

من بباز ار روم" اور اگر یہ کہنا ہو کہ "تم نے طارق کو پڑھنے نہیں دیا" تو اس جملے کی فارسی یوں بنائیں گے۔ شما نگزاشتید کہ طارق خواند۔

اردو میں ترجمہ کرو:

مکسہا نمی گزارند کہ ما بخوریم ٭ بگزارکہ از دشمنانِ اسلام انتقام گیرم ٭ بگزارید کہ او با احمد بمُصطَبَہ رود ٭ شما نگزاشتید کہ من ادارۂ پست بروم ٭ بگزارکہ بازندگانِ فت بال بازی کنند ٭ آناں نگزارند کہ من از مدیر مجلّہ مشاورت کنم ٭ ما نگزاشتیم کہ رئیس دانش کدہ رشوہ گیرد ٭ تو نگزاشتی کہ عائشہ نماز خواند ٭ نسیم را بگزارکہ او خدمت استاد کند ٭ بگزارکہ طفلاں خربزہ و ہندوانہ خورند ٭ ترا نخواہم گزاشت کہ دریں آفتاب بخانہ روی ٭ بگزار تا ساعت خود را کوک کنم ٭

فارسی بناؤ:

کوثر کو نماز پڑھنے دو ٭ انور کو گالی نہ بکنے دو ٭ مجھے چڑیا گھر جانے دو ٭ اسے بندوق چلانے دو ٭ اور مجھے اسٹیمر چلانے دو ٭ اسٹیشن ماسٹر کو آرام کرنے دو ٭ خرم کو آج سگریٹ نہ پینے دو ٭ انہیں صبح سے شام تک کام کرنے دو ٭ چپراسی کو گھنٹی بجانے دو ٭ شور وغل نہ کرو مجھے سکون سے پڑھنے دو ٭ شکاریوں نے کہا شیر کو بھاگنے کا موقع نہ دو ٭ مسہری پر مچھروں کو آنے نہ دو ٭

درس ۳۷ شرط وجزا

اگر دو جملوں میں ایک کو دوسرے کا سبب ٹھہرایا جائے تو جس کو سبب ٹھہرایا جائے اس کو "شرط" اور جس کا سبب ٹھہرایا اس کو "جزا" کہتے ہیں۔ حروف شرط یہ ہیں:

اگر، گر، وگر، ور، ار، ہر گاہ، ہر گہ، چوں، چو، ـــ یہ حروف جن دو جملوں پر داخل ہوں گے ان میں سے پہلے کو شرط، اور دوسرے کو جزا کہیں گے، جیسے "اگر

زید ترا سلام خواہد کرد من خواہم کرد'' اس جملہ میں دراصل دو جملے ہیں۔ پہلا جملہ ''زید ترا سلام خواہد کرد'' اور دوسرا جملہ ''من خواہم کرد'' ہے تو اس جملہ میں ''اگر'' حرف شرط زید ترا سلام خواہد کرد ''شرط'' اور من خواہم کرد ''جزا'' ہے۔

اردو میں ترجمہ کرو:

اگر بیماراں دوا خورندے شفا یافتندے ٭ اگر گنہ گار نادم شدے خدا ایش آمرزیدے ٭ جوہر اگر در خلاب افتد ہماں نفیس است وغبار اگر بر فلک رود ہما خسیس است ٭ ہر گاہ مرا طلب کنی خواہم آمد ٭ چوں پیر شدی حافظ از میکدہ بیروں شو ٭ خر ار جُل اطلس بپوشد خر است ٭

نیم نانے گر خُورد مردِ خدا	بذل درویشاں کند نیمے دگر
کس نیاید بزیرِ سایۂ بوم	وَر ہُما از جہاں شود معدوم
اگر چرخ گردد بکامِ بخیل	ور اقبال باشد غلام بخیل
وگر در کفش گنج قاروں بُود	وگر تابعش ربع مسکوں بُود
نیرَ زد بخیل آنکہ نامش بُری	وگر روز گارش کند چاکری
بخیل ار بود زاہد و بحر وبر	بہشتی نباشد بحکم خبر

فارسی بناؤ:

اگر آسمان نہ ہوتا تو زمین بھی نہ ہوتی ٭ اگر تو وقت پر وہاں نہ پہونچتا تو کیا کرایا غارت ہو جاتا ٭ اگر تم علم حاصل کرتے تو دنیا میں مشہور ہو جاتے ٭ اگر تو میری بات سنتا تو قیمتی وقت ہاتھ سے نہ جانے دیتا ٭ اے شخص! اگر تو عاجزی سے پیش آئے گا تو ساری مخلوق تیری دوست ہو جائے گی ٭ اگر میں لکھنؤ جاتا تو ریڈیو اسٹیشن دیکھتا ٭ اگر حاکم قیدیوں کو چھوڑ دیتا تو وہ بہت خوش ہوتے ٭ اگر شکیل ورزش کرتا تو بیمار نہ ہوتا ٭ اگر وہ کوشش کرتے تو چیف انجینیر ہوتے ٭

درس ۳۸ محاورات فارسی

۱۔ آزمودن را آزمودن جہل است — آزمائے ہوئے کو آزمانا بیوقوفی ہے۔

۲۔ از ما کشیدن، بشما بخشیدن۔ — خالد کی پگڑی حامد کے سر۔

۳۔ از بیضہ خاکی چوزہ نزاید۔ — گندے انڈے سے بچہ نہیں نکلتا۔

۴۔ از یک گل بہار می شود۔ — ایک پھول سے بہار پیدا ہو جاتی ہے۔

۵۔ بہ شہر خویش ہر کس شہر یار است۔ — ہر شخص اپنے شہر میں بادشاہ ہے۔

۶۔ بزرگی بعقل است نہ بسال۔ — بزرگی عقل سے ہوتی ہے نہ کہ عمر سے۔

۷۔ پاے چراغ تاریک است۔ — چراغ تلے اندھیرا۔

۸۔ تا نہ باشد چیز کے مردم نہ گویند چیزہا۔ — آگ بن دھواں کہاں۔

۹۔ جاے گل گل باش، و جاے خار خار۔ — جیسا دیس ویسا بھیس۔

۱۰۔ جور استاذ بہ زمہر پدر۔ — استاذ کی سختی باپ کی محبت سے بہتر ہے

۱۱۔ چوں میداں فراخ است گوے بزن۔ — موقع ہے کام کرو۔

۱۲۔ حریف را حریف می شناسد۔ — دشمن دشمن کو پہچانتا ہے۔

۱۳۔ حلوہ خوردن را روی باید۔ — یہ منہ اور مسور کی دال۔

۱۴۔ خضر صورت، شیطان سیرت — منہ کا میٹھا، دل کا کالا۔

۱۵۔ خود را فصیحت دگر را نصیحت۔ — جو خود نہیں کر سکتے دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں

۱۶۔ دروغ را فروغ نیست۔ — جھوٹے کو ترقی نہیں ہوتی۔

۱۷۔ دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ — داد و دہش دشمن کی زبان کو بند کر دیتی ہے۔

۱۸۔ زادۂ ظالم ستمگرے می شود۔ — ظالم کا لڑکا ظالم ہوتا ہے۔

۱۹۔ زدریا می کشد صیاد دام آہستہ آہستہ۔ — ہر کام میں صبر واستقلال چاہیے۔

۲۰۔ شب درپس صبح دارد۔ — رنج کے بعد خوشی ہوتی ہے۔

۲۱۔ شلغم پختہ بہ کہ نقرۂ خام۔ — نو نقد نہ تیرہ ادھار۔

۲۲۔ فتنہ در خواب است بیدارش مکن — سوتے کتے کو مت جگاؤ۔

۲۳۔ قطرہ قطرہ دریا می شود۔ — تھوڑا تھوڑا بہت ہوتا ہے۔

۲۴۔ کوتاہ دست بلند خیال۔ — خیالی پلاؤ پکانا۔

۲۵۔ کوہ ہا فرہاد کند و لعل را پرویز یافت۔ — تکلیف کوئی اٹھائے اور فائدہ دوسرا اٹھائے

۲۶۔ کاسہ از آتش گرم۔ — مدعی سست گواہ چست۔

۲۷۔ گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل۔ — اگر کہوں تو مشکل نہ کہوں تو مشکل۔

۲۸۔ مہمان عزیز است مگر تا سہ روز۔ — مہمان تین روز عزیز رہتا ہے۔

۲۹۔ نمکن خوردن و نمکدان شکستن۔ — جس ہانڈی میں کھانا اسی ہانڈی میں چھید کرنا۔

۳۰۔ ہر کہ آمد عمارت نو ساخت۔ — جو آیا اس نے اپنے موافق کام کیا۔

۳۱۔ یک پوست صد بیمار۔ — ایک چیز سیکڑوں خریدار۔

۳۲۔ رضائے مولیٰ از ہمہ اَولیٰ — خدا کی مرضی سب سے بہتر ہے۔

۳۳۔ بریں عقل و دانش بباید گریست۔ ایسی عقل اور سمجھ پر رونا چاہئے۔

ان محاورات کو زبانی یاد کرو

دروس انشا

درس ۳۹

اردو میں ترجمہ کرو:

میوہ فروش : بفرمائید خانم، چہ فرمایشی دارید؟

خانم مسرت : من خواستم میوہ بخرم، چہ میوہ ہاے دارید؟

م۔ف : خانم! انگور وسیب وانار و پرتغال، تمام میوہ ہاے فصل دارم۔

خانم مسرت : ایں سیب کیلوے چندمی فروشید؟

م۔ف : کیلوئے ہفت روپیہ

خانم مسرت : کیلوے ہفت روپیہ: خیلے گراں است۔ اگر کیلوے پنج روپیہ حساب کنید۔ دو کیلومی خرم۔

م۔ف : چوں شما مشتری قدیم ہستید از شما کیلوے شش روپیہ می گیرم۔ ازیں کم ترنمی شود۔ جنس اعلاے سیب کیلوے ہفت روپیہ می فروشم، ولے براے شما کیلوے شش روپیہ حساب می کنم بفرمائید چہ قدر بکشم۔

خانم مسرت : آقا خیلے گراں می فروشید۔ پرتغال کیلوے چندمی فروشید؟

م۔ف : خانم چہ کنم۔ ہمہ چیز گراں شدہ است۔ من خودم ہمہ چیز گراں می خرم۔ پرتغال کیلوے ہفت روپیہ می فروشم۔

خانم مسرت : پرتغال در فصل پرتغال کیلوے ہفت روپیہ نمی ارزد۔ دو
کیلوے پنج روپیہ حساب کنید۔ دو کیلو بکشید۔
م۔ف : خیلے خوب۔ شما راضی باشید۔ بفرمایید ایں دو کیلو پر
تغال و دو کیلو سیب، دیگر چہ لازم دارید؟
خانم مسرت : دیگر کافی است۔ بفرمایید پول میوہ ہا مطابق صورت حساب شما
م۔ف : متشکرم خانم۔
خانم مسرت : خداحافظ۔ م۔ف: خداحافظ بسلامت۔ (جدید کتاب فارسی حصہ سوم ص ۲۶)

درس ۴۰

○ دودھ میں مکھی گر گئی، نکالو، دور پھینکو، ابھی مری نہیں ہے۔ بھن بھن کرتی ہے۔ اپنے پر صاف کر رہی ہے۔ خشک کرنا چاہتی ہے۔

○ چڑیا کے بچہ کو نہ پکڑو، اسے تکلیف ہوگی، اس کے ماں باپ کو دیکھو بے چارے کس طرح چیں چیں کر رہے ہیں۔ چھوڑ دو، بڑا ثواب ہوگا۔ پیدا کرنے والا رحیم ہے تمہیں بھی رحم کرنا چاہئے۔

○ میاں صاحبزادے! درخت پر نہ چڑھنا، ایسا نہ ہو کہ گر جاؤ، میں نے اسے بہت کچھ روکا، مگر اس نے ایک نہ سنی اور درخت پر چڑھ ہی گیا۔ آخر گرا، زندہ ہے یا مر گیا! زندہ ہے مگر چوٹ سخت آئی ہے۔ اس کی پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی، ٹوٹی نہیں بلکہ کھسک گئی ہے۔

○ یہاں شہد کی مکھیوں کا چھتہ ہے۔ ہاتھ نہ لگاؤ ورنہ کاٹ لیں گی۔ آخر ایک مکھی نے کاٹ ہی لیا۔ ہر چند منع کیا، لیکن نہیں مانا، اب روتا ہے۔ تڑپتا ہے۔ اس کی صورت دیکھ مجھے ہنسی آتی ہے۔

درس ۴۱

اردو میں ترجمہ کرو:

(۱) در مرغ زارے زاغے بر بالاے درخت زیر و بالا می نگریست، ناگاہ مردے را دید، دامے بر گردن و توبرہ بر پشت و چوبے در دست گرفتہ بجانب درخت می آمد، زاغ در اندیشہ شد کہ مگر قصد من دارد یا دیگرے؟ خود زیر برگے پنہاں شد و دیدہ برآں گماشت کہ آں صیاد چہ خواہد کرد؟ صیاد بپاے درخت آمدہ دام مکر باز کشید، و دانۂ چند بالاے آں پاشید و در کمیں نشست، زمانے نہ گزشتہ بود کہ خیل کبوتراں در رسید، سردار ایشاں کبوترے بود کہ اورا مطوقہ گفتند زیر کے تمام داشت، کبوتراں چوں دانہ دیدند از گرسنگی بے اختیار سوے دانہ میل کردند۔

(۲) زنے بود کریہ منظر و نہایت زشت رو، عقد نکاحش بہ شخصے بستند، روزے زن شوہر خود را گفت کہ ایں صورت من چوں آفتاب و رخسارۂ من چوں گل گلاب از چشم تو پوشیدہ است، جمالے دارم بے نظیر و جبین من بدر منیر، الغرض اورا نابینا دانستہ لاف حسنِ خود می زد مرد جوابش داد کہ ایں قدر گزاف و بیہودہ مگوی، اگر تو جمال داشتی در دست من نابینا نیفتادی۔ (مفتاح الترجمہ)

درس ۴۲

فارسی بناؤ:

اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ کیوں کہ ماں باپ اولاد کے لیے مہربان ہوتے ہیں۔ رات دن تمہاری نگہداشت اور تمہارے کام میں رہتے ہیں۔ باپ خاندان کا سب سے بڑا ذمہ دار ہے۔ معاش اور بیرونی کاموں کا ذمہ اسی کے سر ہے۔ سفر و حضر میں اپنے اکثر اوقات روٹی، لباس اور دیگر لوازمات زندگی کی تحصیل میں صرف کرتا ہے۔ ماں بچوں کی دیکھ بھال اور ان کی تربیت کے لیے گھر میں رہتی ہے۔ وہ ماں ہی ہے جو بچوں کے چہرے سے آنسو پوچھتی ہے۔ اور انہیں اچھی لوریاں دیکر سلاتی ہے۔ بچوں کے لیے سب سے پہلی مربی ماں ہے کہ وہی انہیں بولنا، نماز پڑھنا، دعا کرنا اور اللہ کو پہچاننا سکھاتی ہے۔ اے بچو! اگر تم نے اچھے عادات واطوار اور عمدہ رہن سہن اختیار کیا تو ماں خوش ہوتی ہے اور اگر تم کھلاڑی اور نافرمان ہو گئے تو وہ ناخوش اور غم گین ہوتی ہے، تمہیں اس بات کی ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے ماں باپ کو ہمیشہ خوش اور راضی رکھو۔

درس ۴۳

اردو میں ترجمہ کرو:

○ بہ ادارۂ ماہنامہ ''اشرفیہ'' برو، بامدیرش حرف زن، ماہنامہ بگیر و بخواں، برائے آں چیزے بنویس کہ چاپ کنند۔

○ لباس چرک را برتن ندارید کہ خیلے ضرر می رساند، لباس ارزاں باشد یا گراں، ابریشمی یا ریسمانی، اما باید کہ صاف باشد۔

○ طلاء ونقرہ وآہن ومس ہمہ معدنیات ست، یعنی درزمین پیدا میشود آنہا را فلزات گویند، دیگر فلزات ہم بسیار است، بعضے از اقسام آں سرب وروی است۔

○ کودکے برپشتِ اسپ نشستہ قلم اسرب وکاغذ بدست گرفتہ چیزے می نوشت، پدرش دید وپرسید انور چہ می کنی؟ پسر گفت، دیروز اخوند فرمودند کہ بر اسپ مضمون بنویس وبیار، حالا سعی می کنم، ولے اسپ حرکت میکند ونمی توانم بنویسم۔

درس ۴۴

فارسی میں ترجمہ کرو:

○ اللہ تعالیٰ بڑا کریم ہے اس کا احسان ساری مخلوق پر ہے اور اس پر کسی کا احسان نہیں اس کی شان بہت بلند ہے، وہ پورے جہاں کا مالک ہے۔

○ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے برگزیدہ بندے اور اس کے رسول ہیں، آپ کا مرتبہ سارے رسولوں سے بلند وبرتر ہے، آپ آخری نبی ہیں، اللہ نے آپ کے بعد نبوت کا دروازہ بند کر دیا ہے۔ اب کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

○ رسول اللہ ﷺ کے بعد صحابہ، تابعین اور تبع تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے دین اسلام کی خدمت کی، اس کے بعد تبلیغ کا کام صوفیہ اور علما کے سپرد ہوا۔

○ علم دین کا سیکھنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔

○ ہم امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی تقلید کرتے ہیں، اس لیے ہمیں حنفی کہا جاتا ہے۔

درس ۴۵

اردو میں ترجمہ کرو:

دو امیر زادہ در مصر بودند، یکے علم آموخت، و دیگرے مال اندوخت عاقبۃ الامر یکے علامہ گشت، وآں دگر عزیز مصر شد، پس ایں تونگر بنظر حقارت در فقیہ نظر کردے و گفتے من بسلطنت رسیدم وایں ہمچنا در مسکنت بماند، گفت اے برادر! شکر نعمت باری عز اسمہ، ہمچناں بر من افزوں ترست کہ میراثِ پیغمبراں یافتم یعنی علم، وترا میراثِ فرعون وہامان رسید یعنی ملک مصر۔

من آں مورم کہ در پایم بمالند　　نہ زنبورم کہ از نیشم بنالند
بجا خود شکر ایں نعمت گزارم　　کہ زور مردم آزارے ندارم

○ رازے کہ نہاں خواہی باکس درمیان منہ، اگرچہ دوست باشد کہ مراں دوست را نیز دوستاں باشند، وہمچنیں مسلسل۔

○ دو کس دشمن ملک و دین اند، بادشاہ بے حلم، وزاہد بے علم۔

درس ۴۶

فارسی میں ترجمہ کرو:

○ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ دنیا ایک باغ ہے جسے پانچ چیزوں سے سجایا گیا ہے۔ عالموں کے علم سے، حاکموں کے انصاف سے، عبادت گزاروں کی عبادت سے، تاجروں کی امانت سے اور اہل پیشہ کی نصیحت سے، تو ابلیس نے پانچ قسم کا جھنڈا لاکر ان چیزوں کے بغل میں گاڑ دیا

علم کے پہلو میں حسد کا جھنڈا، انصاف کے بازو میں ظلم کا جھنڈا، عبادت کی بغل میں ریا کا جھنڈا، امانت کے پہلو میں خیانت کا جھنڈا اور اہل پیشہ کے بازو میں کھوٹ کا جھنڈا۔ (تفسیر کبیر جلد اول ص:۲۷۶، علم اور علما)

o حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دو بھوکے سیر نہیں ہوتے ہیں۔ ایک علم کا بھوکا علم سے سیر نہیں ہوتا، دوسرے دنیا کا بھوکا دنیا سے سیر نہیں ہوتا۔ (مشکوۃ ص:۳۷)

درس ۴۷

اردو میں ترجمہ کرو:

o پیغمبر ما معلم ہمہ مردم است، پیغمبر را خدا برائے خوش بختی ما فرستادہ است، پیغمبر بہ مردم می فہماند کہ خدا یکے است، و ہمہ چیز را خدا آفریدہ است، و باید کہ خدا را پرستید، ما ہمہ پیغمبراں علیہم الصلوۃ والسلام را دوست داریم، و بہ آنہا احترام می گزاریم، اسم پیغمبر ما حضرت محمد ﷺ است، قرآن کتاب دینی ما مسلمانان است، دستور ہائے دینِ اسلام در قرآن نوشتہ شدہ است، قرآن بہ ما یاد می دہد کہ راست گو و درست کار باشیم، خدا مردم راست گو، و درست کار را دوست دارد، خدا در قرآن بہ ما دستورے دہد کہ با یکدیگر دوست و مہربان باشیم، قرآن کتاب خدا است، ما بہ قرآن احترام می گزاریم۔

o پیغمبر اکرم حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ در اخلاق نظیر نہ داشتند، تمام صفاتِ خوب در وجود پاک وے جمع بود، یتیماں را نوازش و بیماراں را عیادت می فرمودند۔

درس ۴۸

فارسی بناؤ:

حضرت ابو بکر بن موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا میں نے اپنے والد ماجد کو دشمن اسلام کے سامنے کھڑے ہو کر یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ اَبْوَابَ الْجنَّة تحتَ ظِلَالِ السُّیُوف.

بیشک جنت کے دروازے تلواروں کے سائے کے نیچے ہیں۔

یہ حدیث سنکر ایک پراگندہ حال شخص اٹھا اور کہا۔ اے موسیٰ! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا۔ ہاں! تب وہ شخص اپنے دوستوں کی طرف مڑا، اور کہا، میں تمہیں سلام کہتا ہوں، پھر اس نے اپنی تلوار کا میان پھاڑ کر پھینک دیا۔ اور تلوار لے کر دشمن کی طرفِ چل پڑا۔ پھر اس نے تلوار کے ساتھ دشمنوں سے لڑتے ہوئے شجاعت و بہادری کے جوہر دکھائے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ (مسلم)

درس ۴۹

اردو میں ترجمہ کرو:

مرد یمنی پیش حجاج آمد، حجاج از برادر کوچک خود کہ بہ حکومت یمن فرستادہ بود، پرسید، آں مرد گفت کہ بغایت فربہ وتروتازہ است۔ حجاج گفت از صورتش نمی پرسم بلکہ از سیرتش تفحص می کنم۔ باید کہ عدل وانصاف اورا بیان کنی۔ جواب داد، سخت دل، بے رحم، ظالمے، فاسقے، سفاکے است۔ حجاج گفت چرا اہل یمن شکایت اورا پیش برزگ تر از و نبر دند تا ظلم اورا از سر آنہا دفع کردے؟ گفت آنکس

کہ از و بزرگ تر است صد بار از و ظالم تر است، حجاج گفت مرامی شناسی؟ گفت آرے تو حجاج یوسفی و برادر بزرگ حاکم یمن ہستی۔ گفت از من نہ ترسیدی کہ ایں سخن پیش من گفتی؟ گفت ہر کہ از خدا ترسد از غیر او نہ ترسد، و ہر کہ حق گوید از باطل نیندیشد۔ حجاج دو ہزار درم اورا انعام فرمود کہ تو ازاں جملہ ہستی کہ در راہ خدا برائے حق گفتن سعی می کنند و از ملامت لائم نہ ترسند۔ (مفتاح الترجمہ حصہ دوم ۳۱)

درس ۵۰

فارسی بناؤ

لوگ کہتے ہیں کہ جوانی ایک محدود زمانہ ہے، جو انسان کے بچپن اور بڑھاپے کے زمانوں کے درمیان واقع ہے۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ جوانی ہر وہ زمانہ ہے جس میں انسان کی قوت جنگ ومقابلہ، کوشش وعمل، قربانی وجانبازی، فتح وکامیابی، ترقی اور سبقت حاصل کرنے کے لیے تیار رہتی ہے۔

آج کے بہت سے نوجوان ایسے ہیں جو کوشش اور عمل سے محروم اپنی ذات پھر بھروسہ اور اعتماد نہیں کرتے، ان میں جوانی کی علامتیں نہیں پائی جاتیں۔ ان کی رگوں میں جذبۂ ترقی خشک ہوگیا ہے۔ ان کی احساس کرنے والی جوانی کی رگیں بیکار ہوگئی ہیں۔ ان کی روح سے کام کا جذبہ مٹ چکا ہے۔ وہ گم نامی اور لاپرواہی کے گوشۂ میں پڑے ہوئے ہیں۔ اس کے برخلاف بہت سے ایسے بوڑھے ہیں کہ گردش زمانہ نے جن کی پیشانی اور چہرے پر جھریاں ڈال دی ہیں۔ اور طویل عمر کے بوجھ نے ان کی کمر جھکا دی ہے۔ اس کے باوجود کوشش اور عمل کر کے زندگی گزارتے ہیں۔ انہیں اپنے اوپر اعتماد ہے۔ ان کی رگوں میں جوانی کا خون گردش کرتا ہے۔ ان کے دل کی دھڑکنیں علامات قوت اور جواں مردی کی حامل ہیں۔

درس ۵۱

اردو میں ترجمہ کرو:

o روزے حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام ابلیس را دید برسرِ کوہے نشستہ۔ پرسید کہ در دنیا کدام کس را دوست داری؟ گفت جاہل بخیل را کہ از بندگی وعبادت او ہیچ بدرگاہ خدا مقبول نمی شود۔ گفت کہ کدام کس را دشمن داری؟ گفت عالم سخی را کہ پروردگار ہمہ گناہ اورا می آمرزد وہمہ طاعت اورا مقبول می فرماید۔

حاصل حکایت: علم وسخاوت بہترین خصائل انسان است وبخل وجہالت بدترین وساوس شیطان، سخی دوست خدا است وبخیل دشمن کبریا۔

o حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام کہ بادشاہ جن وانس وسائرمخلوقات بود، خواست کہ ضیافت جملہ مخلوقات کند، ہزار انبار خوردنی برلب دریا گرد آورد، ناگاہ حیوانے از دریا سر برآورد وگفت کہ امروز مہمان توام تمام خوردنی را از خام وپختہ فرو برد، وباز فریاد می کرد ہنوز نیم سیر شدہ ام حضرت سلیمان بر عجز خود اعتراف نمود کہ یک حیوان را شکم سیر نتوانستم خورانید، پس ضیافت جملہ مخلوقات چہ رسد؟

حاصل حکایت: قدرت الٰہی از عقل انسان ضعیف برتر است ودریں مقام بے اعتراف عجز چارہ نیست۔

درس ۵۲

فارسی بناؤ:

مدارس میں درس گاہوں کی صفائی اور ان کے ہوادار ہونے پر زیادہ توجہ ہونی چاہیے۔کلاسوں کی کھڑکیاں ہمیشہ کھلی رکھنی چاہیے تا کہ ہوا جلدی جلدی بدلتی رہے۔

ورزش اور کھیل کے فوائد سے کوئی انکار نہیں کرسکتا اگر کھیل اور ورزش کو فنی قواعد کے اعتبار سے کیا جائے تو نہ صرف اس سے بدن کی حفاظت ہوگی، اعضا میں تناسب پیدا ہوگا، اور خوبصورتی حاصل ہوگی، بلکہ اخلاق اور روحانی کمال بھی بے اثر نہیں رہ سکتے۔

صحت اور زندگی کی حفاظت کے لیے ہوا کی جو اہمیت ہے وہ اس قدر اہم ہے کہ اس کے لیے ایک جداگانہ کتاب کی ضرورت ہے۔بس اتنا سمجھ لینا چاہیے کہ بغیر ہوا کے چند منٹ سے زیادہ زندہ نہیں رہا جاسکتا۔

آج مدارس میں ورزش کو قانوناً لازم کر دینا چاہیے، کہ اس سے بہت سے جسمانی اور روحانی فائدے ہیں۔ملک وملت کی خدمت میں بھی اس کا کافی دخل ہے۔

درس ۵۳

اردو میں ترجمہ کرو:

○ اہمیت وافادۂ صحت بدن را ہر کس می داند، لیکن شرائط آں را بسیارے از مردم نمی دانند، ویا می دانند عملی نمی کنند، ہر کس بہ تجربہ می فہمد کہ صحت بدن یکے از بزرگ ترین نعمت ہا و مایۂ خوش بختی است، چہ می بیند کہ ہر وقت انحراف مختصرے

در مزاجش پدید می آید، دنیا در چشمش تاریک می شود، سست و ناامید می گردد، و روح او هم در عذاب می افتد واز ادائے تکالیف خود واز تعقیب خطوط زندگانی باز می ماند، آیا دانید که هزار ها نفوس هستند که تمام ثروت خود را برائے چند ماه وحتی چند روز صحت بدن می بخشند ولے دسترس نمی شود۔

○ شرائط اساسی صحت بدن مانند نظافت وتغذیه وتنفس وورزش اند که بزرگ ترین شرائط صحت وحیات اند، ومردم کمتر ملتفت اہمیت آنہا ہستند، ورعایت آنہا در خانه وخصوصاً در مدارس ودر ہمه ادوار زندگی واجب است (سخن نو)

درس ۵۴

فارسی بناؤ:

○ بوقت ہجرت غار ثور میں پہلے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ گئے، اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر اس کے سوراخ بند کر دیئے، ایک سوراخ باقی رہ گیا۔ اس میں پاؤں کا انگوٹھا رکھ دیا، پھر حضور اقدس ﷺ کو بلایا، وہ تشریف لے گئے اور ان کے زانو پر سر اقدس رکھ کر آرام فرمایا۔ اس غار میں ایک سانپ مشتاق زیارت رہتا تھا۔ اس نے اپنا سر صدیق اکبر کے پاؤں پر ملا۔ انہوں نے اس خیال سے کہ حضور کی نیند میں فرق نہ آئے پاؤں نہ ہٹایا۔ آخر اس نے پاؤں میں کاٹ لیا۔ جب صدیق اکبر کے آنسو چہرۂ انور پر گرے۔ چشم مبارک کھلی، عرض حال کیا، حضور نے لعاب دہن لگایا فوراً آرام ہوگیا۔ ہر سال وہ زہر عود (واپس ہوتا) کرتا۔ بارہ برس بعد اسی سے شہادت پائی۔ صدیق اکبر نے جان بھی سرکار کی نیند پر قربان کر دی۔

درس ۵۵

اردو میں ترجمہ کرو:

رُخت بدیدۂ من دلفریب می آید
چو آشنا کہ بچشم غریب می آید

ہزار بار مرا جاں بلب رسید از درد
در انتظار کہ اینک طبیب می آید

چگونہ بے تو تواند دِلم گرفت آرام
کہ گفت کزدل بے دل شکیب می آید

بسوخت جانِ محباں زتاب آتش شوق
دریں امید کہ روزے حبیب می آید

نہ باغ دیدہ و نہ باغباں تواند دید
گلے کہ در نظر عندلیب می آید

بحیرتم کہ چناں کام دل تواند یافت
کسے کہ ازلب او بے نصیب می آید

علاج شورش دیوانگان عشق غمام
کجا ز دانش و عقل و ادیب می آید

(محمد یوسف زادہ غمام۔گل ہائے ادب۔۳۴)

درس ۵۶

فارسی بناؤ:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے اندر جہانبانی، کشور کشائی کی بھر پور صلاحیت موجود تھی۔ بلاشبہ حضرت عمر فاروق نے قیصر وکسریٰ کی عظیم سلطنتوں کا خاتمہ کر کے عراق وایران، شام ومصر پر اسلامی اقتدار کا پرچم لہرایا اور اپنی قوت وشوکت کا رعب قائم کر دیا تھا، لیکن جلاوطن شاہ ایران اور شام ومصر سے بے دخل قیصر روم کھوئے ہوئے اقتدار کو حاصل کرنے کے لیے وقت کا انتظار کر رہے تھے۔ چنانچہ شہادت فاروقی کے فوراً بعد مفتوح اقوام نے انگڑائی لی، بغاوت کے طوفان اٹھے، کھوئی ہوئی سلطنت واپس لینے کے لیے منصوبے تیار کیے گیے۔ ہمدان، رَے، آذربیجان، خراسان، اسکندریہ میں شورشیں اٹھیں، حضرت عثمان نے اپنے حسن تدبر سے تمام بغاوتوں کا خاتمہ کر دیا۔ اپنی حکمت عملی سے مفتوح اقوام کے دل جیت لیے۔ اسلامی افواج کی تنظیم اور ان کے جرأت مندانہ اقدام سے عرب، عراق، ایران، مصر وشام پر قائم دنیا کی سب سے بڑی حکومت کو استحکام حاصل ہوا۔ مخالفین کے حوصلے پست پڑ گئے۔ اور بازیافت حکومت کے سارے منصوبے خاک میں مل گئے۔

(خلفائے راشدین ۲۰۴ از مولانا محمد عاصم اعظمی)

درس ۵۷

اردو میں ترجمہ کرو:

○ برائے صبحانہ وناشتا بجای چای وقہوہ وشیر، میوۂ تازہ ویا اقلاً شیرۂ میوہ و یاماست بخورید، درمیان میوہ ہا انجیر وسیب وانگور ونارنج وبادام وخرما وگلابی بسیار مفید است۔

○ غذاے شام ونہار باید سبزی ہا وماست وحبوبات تازہ باشد۔ سبزی ہارا ہر قدر خام بخورند بہتر است۔ از خوردنِ اشیاے محرک مثل سرکہ وخردل وفلفل باید پرہیز کرد۔

○ درمیان غذا آب خوردن خوب نیست۔ اما قبل ازاں ویا بعد ازاں بسیار خوب است۔

○ روزہ گرفتن بہ خصوص در موقع سوے ہضم بسیار نافع است ۔ ولے درحین آں تا می تواں آب گرم و با شربت میوہ باید بسیار خورد تا معدہ وروده ہا رابشوردوخوں را تصفیہ کند۔

○ غذا را کاملاً باید در دہاں بجوید تا بخوبی حل شود۔ ایں کار ہضم را تسریع می کند۔

○ درحین خوردن غذا وبعد ازاں ہمیشہ باید شاد وخرم وخنداں بودہ، سخن ہاے غم انگیز وکدورت آمیز را بہ کلی دور انداخت ودر حال غضب وعصبانیت وہیجان نہ باید غذا خورد کہ بجاے صحت مضرت می بخشد۔ خندیدن براے قوت اعصاب و سہولتِ ہضم ورفع یبوست بیسار نافع است۔

(نصاب فارسی از: ڈاکٹر غلام سرور)

درس ۵۸

فارسی بناؤ:

ابو بکر محو خواب تھے، مگر بخت فرخندہ بیدار تھا، وہ کہتے ہیں میں نے خواب میں ایک نور عظیم دیکھا جو آسمان سے مکہ کی چھت پر نازل ہوا، اور مکہ میں کوئی گھر ایسا نہ تھا جو اس نور سے منور نہ ہوا ہو، ہر گھر کے انوار یکجا ہو کر ایک ہی نور بن گئے یہ نور سب سے پہلے میرے گھر میں آیا، اور میں نے اپنا دروازہ بند کر لیا ،صبح کے وقت میں نے اپنا خواب ایک یہودی اسقف کو سنایا، اور تعبیر دریافت کی اس نے کہا اس خواب کا مجھے علم و اعتبار نہیں، چند روز بعد میں بغرض تجارت حورا کے کلیسا میں بحیرا راہب کے مسکن میں پہنچا اور اپنے خواب کی تعبیر پوچھی بحیرا نے چند سوالات قبیلہ، وطن، پیشہ کے بارے میں کیے، جواب میں میں نے کہا میں قریشی ہوں، مکہ کا رہنے والا ہوں تجارت پیشہ ہوں، بحیرا نے کہا اگر اللہ نے تجھے سچا خواب دکھایا ہے تو بات یوں ہوگی کہ تمہارے قبیلے سے ایک نبی مبعوث ہوگا، اس کی زندگی میں تم اس کے وزیر اور اس کی موت کے بعد تم اس کے خلیفہ ہو گے۔

(خلفاے راشدین ص: ۱۳۰ از: مولانا محمد عاصم اعظمی)

درس ۵۹

اردو میں ترجمہ کرو:

بکار خویش حیرانم اَغِثْنِی یارسول اللہ
پریشانم پریشانم اَغِثْنِی یارسول اللہ

ندارم جز تو ملجاے ندانم جز تو ماواے
توئی خودساز و سامانم اَغِثْنِی یارسول اللہ

شہا بیکس نوازی کن طبیبا چارہ سازی کن
مریضِ دردِ عصیانم اَغِثْنِی یارسول اللہ

اگر رانی وگر خوانی غلامم انتَ سُلطانی
دگر چیزے نمی دانم اَغِثْنِی یارسول اللہ

چوں محشر فتنہ انگیزد بلاے بے اماں خیزد
بجویم از تو درمانم اَغِثْنِی یارسول اللہ

گرفتارم رہائی دہ مسیحا مومیائی دہ
شکستم رنگ سامانم اَغِثْنِی یارسول اللہ

رضایت سائل بے پر توئی سلطان لاتَنْہَرْ
شہا بہرے ازیں خوانم اَغِثْنِی یارسول اللہ

(امام احمد رضا۔ حدائق بخشش)

درس ۶۰

فارسی بناؤ:

اسلام میں حلال روزی کو بڑی اہمیت حاصل ہے، اسی لیے جہاں کہیں عبادت کا حکم دیا گیا ہے، حلال اشیا کے کھانے کا بھی حکم دیا گیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: پاک چیز کھاؤ اور نیک کام کرو، رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ ایمان لانے اور نماز پڑھنے کی فرضیت کے بعد رزق حلال کی تلاش فرض ہے، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر تم نمازیں پڑھتے پڑھتے کمان کی طرح جھک جاؤ اور روزے رکھتے رکھتے تانت کی طرح دبلے ہو جاؤ تو بغیر تقویٰ اختیار کیے اور مال حرام سے بچے کچھ بھی قبول نہ ہوگا، رزق حرام کھا کر عبادت کرنا ایسا بیکار ہے، جیسا گوبر پر مکان تعمیر کرنا، یاد رکھوں رزق حلال کو قلب کی نورانیت میں بڑا دخل ہے، لہذا مال حرام سے بچنا اور تقویٰ اختیار کرنا نہایت ضروری ہے۔

جن چیزوں کی حرمت پر علماے دین اور فقہاے شریعت کا فتوی ہے ان کا استعمال نہ کرو کیوں کہ ان کے استعمال سے آدمی فاسق بن جاتا ہے اور ثقاہت باقی نہیں رہتی۔

درس ۶۱

اردو میں ترجمہ کرو:

روزے شیرے بہ طلبِ صید از بیشہ بیروں رفت، تیر اندازے ہر دو بچہ اورا بکشت، و پوست بکشید، چوں شیر آمد و بچگاں را ازاں گونہ بر زمین افگندہ دید، فریاد بہ آسمان رسانید، در ہمسائگی او شگالے بود، آواز بشنود، و بہ نزدیک او رفت و گفت ''

موجب ضجرت چیست؟ شیر صورت حال باز راند"۔ گفت "بداں کہ ہر ابتدائے را انتہائے است"۔ وہرگاہ کہ مدت عمر سیری شد وہنگام اجل فراز آمد، وآں لحظہ تاخیر صورت نہ بندد۔ نیز بنائے کارہائے عالم برایں نہادہ شدہ است براثر ہرغم شادی چشم می باید داشت۔ ودر عقب ہر سُوری شیونی توقع می باید کرد، ودر ہمہ احوال بہ قضائے آسمانی رضا می باید داد کہ پیرایۂ خردمنداں درحوادث صبر است۔

تا بود چنیں بداست کار عالم   راحت پس اندوہ است وشادی پس غم

جزع درتوقف آر، وانصاف از نفس خود بدہ کہ آنچہ تیرانداز باتو کرد، اضعاف آں از تو بر دیگراں رفتہ است، وایشاں ہم چنیں جزع واضطراب درمیاں آوردند، وباز بہ ضرورت صبور گشتہ، ونشنودۂ کہ ہرچہ کردہ شود مکافات آں از نیکی وبدی براندازۂ کردار خویش چشم می باید داشت۔ چہ ہرکہ تخم پراگند ریع آں بے گماں بردارد۔ اگر ہمیں سیرت راملازمت خواہی نمودن ازیں ہابے باید دید۔ اخلاق خود را بہ رفق وکم آزاری آراستہ گرداں ودیگراں رامترساں تاایمن توانی زیست۔ (نصاب فارسی از ڈاکٹر غلام سرور)

درس ۶۲

فارسی بناؤ:

فتح نہاوند کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس مشاورت میں ایرانیوں کی بغاوت، سرکشی اور فوجی تیاریوں کے اسباب معلوم کیے تو بتایا گیا کہ ایرانیوں کی بار بار شورش وبغاوت اور صف آرائی کا بنیادی سبب یہ ہے کہ ان کا

بادشاہ یزدگرد فارس میں موجود ہے، اور جب تک وہ موجود رہے گا ایرانی برابر لڑتے رہیں گے اور آئے دن کی بغاوت و جنگ کا خاتمہ نہ ہو سکے گا۔ اگر آپ ہم کو بلادِ ایران پر عام لشکرکشی کی اجازت دیں تو ہم ان کے بادشاہ کو ایران سے نکال دیں، اس وقت ان کی امیدیں منقطع ہو جائیں گی اور یہ سلسلہ فتن ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مناسب رائے کو پسند کیا اور حدود فارس سے کیانی اقتدار کا کلی طور پر خاتمہ کرنے کے لیے ایران کے تمام صوبوں اور ضلعوں پر لشکرکشی کا فیصلہ کرلیا، تاکہ پورا ملک بے جان ہو کر اسلامی اقتدار کے سامنے گھٹنے ٹیک دے اور کوئی ایرانی سردار سے پہلے کی طرح صف آرائی کی جرأت نہ کرے۔ (خلفائے راشدین ۲۳ از مولانا محمد عاصم اعظمی)

درس ۶۳

اردو میں ترجمہ کرو:

اے شافع تردامناں وے چارۂ دردِ نہاں
جانِ دل و روحِ رواں یعنی شہ عرش آستاں

اے مسندت عرش بریں وے خادمت روح امیں
مہرِ فلک ماہِ زمیں شاہ جہاں زیب جناں

عین کرم زین حرم ماہِ قدم انجم خدم
والا حشم عالی ہمم زیرِ قدم صد لامکاں

آئینہ ہا حیران تو شمس و قمر جویان تو
سیارہا قربان تو شمعت فدا پروانہ ساں

گل مست شداز بوے تو بلبل فداے روے تو
سنبل نثارِ موے تو طوطی بیادت نعمہ خواں

در ہجر تو سوزاں دلم پارہ جگر از رنج و غم
صد داغ سینہ از الم در چشم دریاے رواں

بہر خدا مرہم بنہ از کار من بکشا گرہ
فریادرس دادے بدہ دستے بما افتادگاں

شکر بدہ گو یک سخن تلخ است بر من جان من
بارے نقاب از رخ فگن بہر رضاے خستہ جاں

(امام احمد رضا قدس سرہ۔ حدائق بخشش دوم ص:۵۵

فارسی بناؤ:

حافظ ملت مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۱۴ھ میں ضلع مرادآباد کے ایک قصبہ بھوجپور میں بروز دوشنبہ صبح کے وقت ایک دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے، آپ کے والد ماجد حافظ غلام نور ایک عاشق قرآن اور خدارسیدہ بزرگ تھے، پہلے انہوں نے آپ کو قرآن مجید کا حفظ کرایا، پھر ابتدائی اردو اور فارسی کی

تعلیم کے لیے مولوی عبد المجید بھوجپوری اور ابتدائی عربی تعلیم کے لیے حکیم محمد شریف کی خدمت میں بھیجا، درجۂ مولوی کی تکمیل جامعہ نعیمیہ مرادآباد میں کی، پھر متوسطات اور منتہی کتابوں کے درس کے لیے اجمیر تشریف لے گئے، وہاں آپ نے دار العلوم معینیہ میں داخلہ لیا اور پورے نو سال صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ کی خدمت میں رہ کر درس نظامی کے تمام فنون بالاستیعاب حاصل کیے، فراغت کے بعد استاذ گرامی حضرت صدر الشریعہ کے حکم سے ۲۹ رشوال ۱۳۵۲ھ میں بحیثیت صدر المدرسین مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور تشریف لائے۔ آپ نے اپنی شبانہ روز مساعی کے ذریعہ اس مدرسہ میں چار چاند لگا دیا، چند ماہ کے بعد آپ نے دار العلوم اشرفیہ مصباح العلوم بنام تاریخی باغ فردوس ۱۳۵۳ھ میں قائم کیا، اس ادارے نے اتنی شہرت حاصل کی کہ چند سالوں کے اندر ہی ہندوستان کے گوشے گوشے سے طلبہ کا ہجوم اس قدر بڑھا کہ وہ وسیع وعریض عمارت بھی تنگ دامانی کا شکوہ کرنے لگی، پھر آپ نے ۱۳۹۲ھ میں الجامعۃ الاشرفیہ کے نام سے علم وفن کا ایک ایسا شہر بسایا کہ جس میں ہندو بیرون ہند کے طلبہ ہزاروں کی تعداد میں تحصیل علم کرسکیں، چوں کہ اس ادارہ کی ہر اینٹ میں آپ کا اخلاص شامل ہے اس لیے ہزار مخالفتوں کے باوجود یہ ادارہ اپنے علم وفن کی روشنی سے ایشیا کا گوشہ گوشہ منور کر رہا ہے۔ خدائے تعالیٰ علم وفن کے اس چمن کو ہمیشہ سرسبز وشاداب رکھے (آمین)

درس ۶۵

جامعہ اشرفیہ مبارک پور
۷؍ذی قعدہ ۱۴۲۴ھ (ایک طالب علم کا خط باپ کے نام)

پدر مہربانم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

از مدتے بخدمت شما مراسلتے نہ فرستادم ۔ این از جانب من بے توجہی نیست، سبب این ست کہ امتحان نہائی من قریب تر است۔ بعد از چند روز آغاز خواہد گرفت۔ درس خود را یاد می گیرم ۔ درسہا نہ گزاند کہ من بخدمت شما مراسلہ نویسم ۔ ہمہ اوقات در درس ومطالعۂ کتب اشتغال دارم، حتی کہ فرصتے نہ دارم کہ برائے گردش از اطاق بیرون روم از یں وجہ صحت من نازل شدہ است۔

الحاصل دریں ایام ہمہ اوقات خود را در حفظ دروس صرف می کنم تا در امتحان بہ نمرہائے نمایاں ظفر یابم۔

پدر بزرگوار! دعا کنید کہ رب کریم مرا از کامیابی وکامرانی سرفراز کند، انشاء اللہ بعد امتحان قدم بوسی شما خواہم کرد۔ مادر مہربانم را احترام فائق وسلام رائق تقدیم می نمایم۔

والسلام

محمد ساجد (زمرۂ اول) جامعہ اشرفیہ

(صدر المدرسین کے نام ایک طالب علم کی طرف سے رخصت کی درخواست)

بخدمت حضرت اقدس صدر المدرسین۔ جامعہ اشرفیہ مبارک پور

السلام علیکم

عالی مرتبت: در ہفتۂ آئندہ در مارہرہ شریف تقریب مسابقۂ مضمون نویسی منعقد خواہد شد۔ در آں تقریب طلاب مدارس و دانشکدہ شرکت می نمایند بغرض شرکت دراں مسابقہ من نیز مضمونے نوشتہ ام، بصد ادب واحترام عرضی می گزارم کہ رخصت ہفت ایام از دوشنبہ تا یکشنبہ بندہ را مرحمت کنید۔ عنایات بے کراں باشد۔

والسلام

کفش بردارت

محمد یوسف (زمرۂ چہارم) جامعہ اشرفیہ۔ مبارک پور

۱۰/ذی القعدہ ۱۴۲۴ھ

فارسی سے اردو

درس ۳

گربہ	بلی
پا	پیر
خو	عادت
شتر	اونٹ
شیر	دودھ
گاو	گائے
مسطر	اسکیل
دختر	لڑکی
زوجہ	بیوی
عندلیب	بلبل
ہمشیر	بہن
خوشہ	بیل
شجر	درخت
انبہ	آم
دوچرخہ	سائیکل
اطاق	کمرہ
کاسہ	پیالا، گلاس
دہان	منہ
خود	اپنا

درس ۴

مداد	پنسل
کوتاہ	چھوٹا
وحشی	جنگلی
سگ	کتا
ترش	تلخ، کھٹا
کارد	چھری
کند	بھتری
دلیر	بہادر
سبو	گھڑا
کہنہ	پرانا
مینا	شیشہ کی بوتل
منقش	نقش ونگار کیا ہوا
چشمہ	چشمہ (وہ پانی جو زمین سے خود بخود نکلتا ہے)
صافی	صاف، ستھرا

خامہ	قلم
نو	نیا
تلخ	کڑوا

درس ۵

چشمان	آنکھیں چشم کی جمع
لانہ	آشیانہ، گھونسلا
برگ	پتا جمع برگہا
شیریں	میٹھا
چوب	لکڑی
مدادہا	مداد کی جمع پنسل
قشنگ	خوبصورت

درس ٦

طفلان	بچے، طفل کی جمع
دختران	لڑکیاں، دختر کی جمع
لبریز	بھرا ہوا، پُر
کاسہ ہا	پیالے، کاسہ کی جمع
عینک	آئینہ جمع عینکہا

درس ۷

رنجور	رنجیدہ
طاؤس	مور
گرسنہ	بھوکا
کشتیبان	ملاح
کثیف	میلا
چاکر	نوکر
شیشۂ مرکب	دوات
استاسیون	اسٹیشن
حولہ	تولیہ
غاز	بگلا
قاشق	چمچہ
فولاد	اسٹیل
کشاورز	کسان
ابریشم	ریشمی
پختہ	پکا ہوا
گِل	مٹی
نبیرہ	پوتا۔ناتی
جدہ	دادی
جد	دادا

کلاغ	کوا
تیمارستاں	پاگل خانہ

درس ۸

سگ	کتا
اہلی	پالتو
بعید	دور
اروک	بلغ
مو	بال، مویش اس کا بال

درس ۹

صندلی	کرسی
اطاق	بڑا کمرہ
خامہ	قلم
عقب	پیچھے

درس ۱۰

ولادت	پیدائش
تعطیل	چھٹی
لباس پشمی	اونی لباس
لبادہ	لباس

تفرج	تفریح

درس ۱۱

سِن	عمر
موتور	موٹر
ماشین دوخت	سلائی مشین

درس ۱۳

تره	ترکاری
میوۂ پختہ	پکا میوہ
جراب	توشہ دان
کبود	نیلا
چغہ	چغہ
ناگاہ	اچانک
استخوان	ہڈی

درس ۱۴

آخوند	استاد
زنان	عورتیں
دختران خویش را	اپنی لڑکیوں کو
خیاط	درزی

مقراض	قینچی
دستمال	رومال
فراش پست	ڈاکیہ
پاکت	لفافہ
صندوق پست	لیٹر بکس
مرکب	روشنائی
غلیظ	گاڑھی
آبکی	پتلی

درس ۱۵

دیشب	گزشتہ رات
گدا	فقیر
دیروز	گزشتہ دن
لب	کنارہ
جو	دریا
آتوبوس	موٹر بس
فنجان شاے	چاے کی پیالی

درس ۱۶

هنگام رفتن	جانے کا وقت
نیم روز	دوپہر
طفلک	چھوٹا بچہ
ماہ عید	عید کا چاند
جُستن	تلاش کرنا، ڈھونڈنا
دمیدن	طلوع ہونا
قوس وقزح	دھنک
گوشہ	کنارہ
مُبل	صوفہ
قالی	قالین

درس ۱۷

تیرے	ایک تیر۔ کوئی تیر
مرغے	ایک پرندہ
می انداخت	چلاتا تھا
سوزن	سوئی
نجاری	بڑھئی گیری
دیگدان	پتیلی
شوکولات	چاکلیٹ
صرف می کرد	خریدتا تھا
مغازہ	دوکان
چمدان	سوٹ کیس

درس ۱۸

نادم	شرمندہ
سبک مغز	بیوقوف
تذکرہ	پاس پورٹ
مرد ماں	لوگ، واحد مرد
پرستیدن	پوجنا
غذاے صالح	اچھی غذا
کفایت شعاری	کم خرچی
نخ چال	پین قلم

درس ۱۹

تربیت تدریس	تدریسی ٹریننگ
چیدن	چننا
روغن سرشف	سرسوں کا تیل
روغن فروش	تیلی
طلبیدن	طلب کرنا، بلانا
روزنامہ	اخبار
منتشر کردن	شائع کرنا
مقاطعہ کار	ٹھیکہ دار
مقاطعہ	ٹھیکہ
ترۂ گوجہ فرنگی	ٹماٹر کی ترکاری
مردم در	شیر
نواختن	نوازنا

درس ۲۰

ابرو کشادہ دارد	خوش رہتا ہے
آموزگار	استاذ
آزاری	تو ستاتا ہے از مصدر آزادریدن
زمرہ	جماعت۔ گروہ
آروغی	ڈکار لیتا ہے۔ از مصدر آروغیدن
دروغ	جھوٹ
آمیختن	ملانا۔ شامل کرنا
بادیان	سونف
مشنگ	مٹر

درس ۲۱

رُود	دریا
غذا تہیہ می نمایند	کھانا تیار کرتی ہیں
لوح حجر	سلیٹ

سُرفہ	کھانسی
قلم زرچک	پھلجھڑی
چرک	میلا
دست نمی زنند	تالی نہیں بجاتے ہیں
طیور	چڑیاں
نغمہ پردازی می کنند	گانا گاتی ہیں

درس ۲۲

زود	جلد
موسم باراں	بارش کا موسم
تربچہ	مُولی
تخمِ مرغ	انڈا
صبحانہ	ناشتہ
زبان پارسی	فارسی زبان
عصرانہ	شام کا ناشتہ
بامیا	بھنڈی
شاغل	ارہر
قرع	کدو
میمون	بندر

درس ۲۳

مطلوبِ اَجل	لقمۂ موت
جاں نبری	جان نہ بچا سکو گے
دشنام	گالی
ہرزہ مگردید	تم لوگ آوارہ نہ پھرو
مرکب	روشنائی
ہمدرس	ہم سبق
بانک	بینک

درس ۲۴

پدر مادر	نانا
دستگاہ	صنعتی کارخانہ
کبک	چکور (پرندہ)
دُرّاج	تیتر
حمام	کبوتر
گشنیز	دھنیا
میخک	لونگ
قاقلہ	الایچی
رئیس دانش کدہ	پرنسپل
خواہرزادہ	بھانجا

خوش دامن ساس
زوج خواہر بہنوئی
ساعت بغلی جیبی گھڑی
رادیو ریڈیو
رفیقاں جمع رفیق، ساتھی

درس ۲۵

خلق مخلوق
خر گدھا
باربر بوجھ لادنے والا
لشکری سپاہی
زیاں کنندہ نقصان کرنے والا
مار سانپ
زہرناک زہریلا

درس ۲٦

مانند طرح
افسردہ دل غم زدہ۔غم گیں
ظرف شکستہ ٹوٹا ہوا برتن
قزاقان چور، واحد قزاق
تاراج لوٹ

بے باکانہ بے خوف وڈر
میوہ ہائے رسیدہ و پکے اور میٹھے
شیریں میوے
نورس گدر
ترش کھٹا
خیابانہا کیاریاں
دریں بین اسی دوران
مقاومت مقابلہ

درس ۲۷

تہیہ کردن تیار کرنا
صبح گاہ صبح کا وقت
شباں گاہ رات کا وقت
دانش گاہ یونیورسٹی
ہموار برابر
بامداداں صبح

درس ۲۸

دلاک نائی
مو بال
دستمال چھوٹا رومال

تابہ	توا
صبوری	خوبی۔صبر
کامگاری	کامیابی
رستگاری	چھٹکارا
گل گیر	چھوٹی قینچی

درس ۲۹

افتاں وخیزاں	گرتے پڑتے
خراماں خراماں	ٹہلتے ٹہلتے
جہاں	کودتے ہوئے
	از: مصدر جستن
زناں	مارتے ہوئے
	از: مصدر زدن
توے ہتل	ہوٹل کے اندر
فرحاں فرحاں	خوشی خوشی
ریستوران	ہوٹل
توپ	لشکر
خروشاں	شور کرتے ہوئے
	از: مصدر خروشیدن
گار	ریلوے اسٹیشن
غراں غراں	غراتا ہوا

درس ۳۰

انتقام گرفتن	بدلہ لینا
تخم	بیج
کارد	فعل مضارع از مصدر
	کاشتن، بونا
چشمِ میوہ	میوہ کی امید
جہل مرکب	نادانی
اَبدالدہر	ہمیشہ ہمیش

درس ۳۱

عزیز	دوست
خارد	فعل مضارع از مصدر
	خاریدن۔ کھجلانا
گرگ	بھیڑیا
فت بال	فٹ بال
پول کاغذی	نوٹ

درس ۳۲

سیر	شکم سیر، پیٹ بھرا ہوا
نان جویں	جو کی روٹی

خوش نہ نماید	اچھی نہیں لگتی
اسیر	قیدی
کمند	شکنجہ
ہوا	خواہش
دلا	اے دل
خردمندی	عقل مندی
تونگری	مالداری
دہمت	میں تمہیں عطا کروں
مشتغل شوی	مشغول ہو جائے گا
درویش کنمت	تمہیں فقیر بنادوں
کجادریابی	کہاں پائے گا
کے ستابی	کب جلدی کرے گا

درس ۳۳

نمرہ	نمبر
بُرشکال	برسات
دانش کدہ	کالج
کوک کردن	چابی دینا
فرماندار	حاکم ضلع

درس ۳۴

طیور	پرندے
نغمہ سنجی	چہچہانا
رشوہ گرفتن	رشوت لینا
مدیر	اڈیٹر
رئیس دانش کدہ	پرنسپل
جفاکش	محنتی
کوشیدن	کوشش کرنا
شوریدن	برہم ہونا

درس ۳۵

ضعیف	کمزور
بیمارستاں	اسپتال
حرف زدن	بولنا۔ بات کرنا
مور	چیونٹی
طعام ہائے گوناگوں	قسم قسم کے کھانے
شہربان	سپاہی

درس ۳۶

مگسہا	مکھیاں، مگس واحد
مصطبہ	پلیٹ فارم

ادارۂ پست	ڈاک خانہ
بازندگان	کھلاڑی
مدیر مجلّہ	رسالہ کا ایڈیٹر
مشاورت کردن	مشورہ کرنا
ہندوانہ	تربوزہ
آفتاب	دھوپ

درس ۳۷

جوہر	موتی
خلاب	کیچڑ
نفیس	عمدہ
خسیس	ذلیل
حافظ	شیراز کے مشہور صوفی شاعر، جن کی کتاب ''دیوان حافظ ہے''
مَے کدہ	شراب خانہ
خر	گدھا
جُل	جھول
اطلس	ریشمی کپڑا
بَذل	خرچ
بوم	اُلو
ہُما	ایک پرندہ کا نام، کہا جاتا ہے کہ جس کے سر سے گزر جائے وہ بادشاہ ہو جائے
معدوم	جس کا وجود نہ ہو
چرخ	آسمان
کام بخیل	بخیل کا مقصد
اقبال	فتح مندی
کفش	اس کی ہتھیلی
گنج	خزانہ
رُبع مسکوں	دنیا
نیرزد	قابل نہیں
روزگار	زمانہ
بہشتی	جنتی
خبر	حدیث

درس ۳۹

برتقال	سنگترہ
کیلو	کلوگرام
بفرمائید	تشریف لایئے تشریف رکھیے
خرم	واحد متکلم مضارع از: مصدر خریدن، خریدنا۔
مشتری قدیمی	پرانا گاہک

صورت حساب	بل
بکشم	میں کھینچوں یعنی نکالوں
متشکرم	شکر گزار ہوں

درس ۴۱

مرغزار	سبزہ زار
دام	جال
توبرہ	تھیلا
صیاد	شکاری
کمین	گھات
خیل	جماعت، جھنڈ
زیرک	چالاک
گرسنگی	بھوک
میل کردن	رغبت کرنا
کریہ منظر	بدصورت
زشت رو	بدشکل
رخسارہ	گال
جمالے دارم بے نظیر	بلا کی خوبصورت ہوں
جبین	پیشانی
بدر منیر	روشن چاند
لاف	ڈینگ
گزاف	ڈینگ

درس ۴۳

حرف بزن	بات کر
چاپ کردن	چھاپنا
چرک	گندا، میلا
ضرر	تکلیف
ریسمانی	سوتی
طلا	سونا
نقرہ	چاندی
مس	تانبا
فِلزات	دھات، فِلز واحد
سرب	سیسہ
رُوی	کانسہ
اسرب	سیسہ
سعی	کوشش

درس ۴۵

عاقبۃ الامر	انجام کار، آخرکار
عزیزِ مصر	مصر کا بادشاہ
حقارت	ذلت
فقیہ	عالم دین

مسکنت	غربت
باری	پروردگار
افزوں	زیادہ
زنبور	بھڑ
نیش	ڈنک
مالیدن	ملنا، مضارع مالد
نالیدن	رونا، مضارع نالد
زور	طاقت
بےحلم	بےصبر
مردم آزاری	لوگوں کو ستانا
نہاں خواہی	چھپانا چاہیے

درس ۴۷

فرستادہ است	بھیجا ہے
دستور	حکم
راست گو	سچ بولنے والا
درست کار	نیک کام کرنے والا
فہمیدن	سمجھنا، مضارع فہمد
فہمانیدن	سمجھانا
عیادت	بیمار پرسی

درس ۴۹

کوچک	چھوٹا
غایت	نہایت
تفحص می کنم	پوچھ رہا ہوں
سفاک	ظالم
آرے	ہاں
لائم	ملامت کرنے والا

درس ۵۱

کدام کس را	کس شخص کو
آمرزد	مضارع از آمرزیدن بخشنا
خصائل	خصلت کی جمع عادت
وساوس	وسوسہ کی جمع
کبریا	اللہ تعالیٰ
سائر	تمام
انبار خوردنی	کھانے کا ڈھیر
لب	کنارہ
فروبرد	کھا گیا
گرد آورد	جمع کیا

درس ۵۴

مایۂ خوش بختی	خوش بختی کا سرمایہ
پدید می آید	پیدا ہوتا ہے
ازادائے تکالیف خود	اپنے فرائض کو ادا کرنا
تعقیب خطوط زندگانی	امور زندگی کا انجام دینا
اساسی	بنیادی
نظافت	پاکیزگی
تغذیہ	خوراک
تنفس	سانس لینا
مردم کمتر ملتفت	لوگ ان کی اہمیت کی طرف
اہمیت آنہا ہستند	کم توجہ کرتے ہیں
ادوار	زمانے، دور واحد

درس ۵۵

دلفریب	خوبصورت، حسین
آشنا	واقف کار، مراد محبوب
غریب	اجنبی، مراد عاشق
جاں بلب	مرنے کے قریب
اینک	اب
تواند	مضارع از توانستن (سکنا)
شکیب	صبر
محبان	محب کی جمع، دوست
تاب	گرمی
شوق	آرزو
حبیب	دوست
عندلیب	بلبل
لب	ہونٹ
شورش	غل، فساد
دیوان گان	جمع دیوانہ
ادیب	زبان داں، فصیح

درس ۵۷

صبحانہ	ناشتہ
اقلاً	کم از کم
ماست	دہی
نارنج	سنترا
خرما	کھجور
گلابی	امرود
حبوبات	دانے
محرک	تیز، کڑوی
خردل	رائی

فلفل	مرچ
سوے ہضم	بدہضمی
درحین آں	اس اثنا میں
تامی تواں	جہاں تک ہوسکے
رودہ	انتڑی
شورد	دھوئے
تسریع	جلدی۔ آسانی
غم انگیز	غم پیدا کرنے والا
کدورت آمیز	رنجش اور ناراضی ملی ہوئی
بہ کلی دور انداخت	بالکل دور رہنا چاہئے
غضب	غصہ
عصبانیت	غصہ
ہیجان	جوش طبیعت
یبوست	خشکی

درس ۵۹

آغثنی	میری مدد کیجئے
ملجا	پناہ کی جگہ
ماوا	پناہ کی جگہ
بیکس نوازی	غریب نوازی
چارہ سازی	علاج کرنا
عصیاں	گناہ

رانی	ہانکنا، بھگانا مضارع از مصدر راندن
خوانی	بلانا مضارع از مصدر خواندن
انت	تو
فتنہ انگیزد	فتنہ برپا کرے
بلاے بے اماں خیزد	بلاے خوف ڈھائے
درماں	علاج
رہائی دہ	چھٹکارا دے
مسیحا	حکیم، ڈاکٹر
مومیائی	دوا
توئی سلطان لاانتہر	آپ نہ دھتکارنے والے بادشاہ ہیں

درس ۶۱

صید	شکار
بیشہ	جنگل
شگال	گیدڑ
پوست بکشید	کھال کھینچ لی
ضجرت	پریشانی، بے قراری
سیری	تمام ہونا
صورت نہ بندد	ممکن نہیں

اجل	موت
فراز	سامنے
اِثر	بعد، پیچھے
عقب	پیچھے، بعد
سور	خوشی، جشن
شیون	نالہ، غم
قضائے آسمانی	حکم خدا
پیرایۂ خردمنداں	عقل مندوں کا طریقہ
جزع	بے صبری
اضعاف	زیادہ (دوگنا)
اضطراب	بے چینی
صَبور	صبر کرنے والا
مکافات	بدلہ
چشم می باید داشت	امید رکھنا چاہیے
تخم	بیج
ریع	پھل
ایمن	(محفوظ) امن وچین سے
رفق	نرمی، مہربانی

درس ۶۳

تردامناں	گنہ گار واحد تردامن
چارہ	علاج
شہ عرش آستاں	بلند بارگاہ والے بادشا
روح رواں	زندہ روح
عین کرم	کرم کا چشمہ
زین حرم	حرم کی زینت
ماہ قدم	اللہ کا چاند
انجم	ستارے، واحد نجم
خدم	خادم کی جمع
والا حشم	بڑی شان وشوکت والا
عالی ہمم	بلند ہمت، بلند حوصلہ، ہمت کی جمع
ساں	طرح
سنبل	ایک قسم کی خوشبودار گھاس
نثار	قربان
الم	رنج، غم۔ جمع آلام
مرہم بنہ	مرہم رکھ
فریادرس	فریاد سننے والا
داد	انصاف، بخشش
نقاب فگن	نقاب ہٹا
خستہ جاں	زخمی دل، پریشاں حال

اردو سے فارسی

درس ۳

اردو	فارسی
انگلی	انگشت
گیہوں	گندم
روٹی	نان
دروازہ	در
بکری	گوسفند
بھینس	میش، گاؤمیش
ناک	بینی
لفافہ	پاکت
پارسل	امانت
منی آرڈر	حوالہ
پاسپورٹ	تذکرہ

درس ۴

اردو	فارسی
بوڑھا	پیر
باپ	پدر
ٹھنڈا	سرد
پانی	آب
چالاک	چابک، زیرک
لڑکا	پسر
خوبصورت	خوب، قشنگ
چوڑا	کشادہ
لنگڑا	لنگ
بھاری	گراں
بوجھ	بار
اندھا	نابینا
عقلمند	عاقل

درس ۵

اردو	فارسی
مدرسہ	دبستاں
گھنٹی	زنگ
پالتو	اہلی
مرغی	ماکیان
کھٹا	ترش
لیمو	لیمون
لمبا	دراز
چونچ	منقار

درس ٦

اردو	فارسی
گھڑی	ساعت
کاپیاں	بیاضہا، واحد بیاض
پرندہ	مرغ
چھوٹا	کوتاہ

انگوٹھیاں	انگشتریہا، واحد انگشتری
سائیکل	دوچرخہ

درس ۷

نیلا	کبود
موزہ	جراب
قینچی	مقراض
کھلاڑی	بازی گر
ہال	تالار

درس ۸

گھوڑے	اسپہا
تالے	قفلہا، واحد قفل
بیوی	زوجہ، زن
ماموں	خال
دادا	جد، جمع اجداد

درس ۹

چھت	سقف
ٹرین	ترن
اشٹیشن	ایستادگاہ، راہ آہن، استاسیون
تھیلا	کیف
میدان	صحرا، دشت
پودینا	نعناع

درس ۱۱

آنکھ	چشم
میز	میز
موٹر سائیکل	موتور سیکل

درس ۱۳

اٹلس	اطلس
پھٹ گیا	درید
ڈاکٹر	دکتر
چمچہ	قاشق

درس ۱۴

تنخواہ	مواجب
کرسی	صندلی، جمع صندلیہا
کپڑا	جامہ

درس ۱۵

گرانا	افگندن۔انداختن
گالی	دشنام
نوازنا	نواختن
مرغا	خروس

درس ۱۶

پنجڑا	قفس
پریشان کرنا	آشفتن

دودھ	شیر
ملانا	آمیختن
چوکھٹ	دہلیز
سر جھکانا	سر انداختن
کبھی کبھی	گاہے گاہے
ہنسنا	خندیدن
باہر نکلنا	برآمدن
پیچش	پیچش۔ ضعف معدہ
مچھلیاں	ماہیہا، واحد ماہی
تلنا	بریاں کردن
چڑیا خانہ	باغ وحش

درس ۱۷

چرنا	چریدن
دھاگا	رشتہ
چاہنا	خواستن
لیکن	لاکن
برا	بد
خط	نامہ
نقب لگا رہا تھا	نقب می زد
چور	دزد، جمع دزداں

درس ۱۸

فرتج	مبرد، ثلاجہ
چھوڑنا	رہا کردن

درس ۱۹

قید خانہ	زنداں
اوڑھنی	سرانداز
ملازمت کی	تقاضائے شغل
درخواست کرنا	کردن
اسپتال	بیمارستاں
چیچک کا ٹیکہ لگانا	آبلہ کوبیدن
کچھوا	سنگ پشت
بندوق	تفنگ
گھڑیال	نہنگ
وطن	میہن

درس ۲۰

امتحان کی فیس	رسم امتحان
جھنڈا	علم
بلند کرنا	افراختن
گوالا	شیر فروش
مکھن	باکرہ
ریشمی کپڑا	ابریشمی

درس ۲۱

ہولڈر	قلم آہنی
کوئلہ	زغال
کان	معدن

اخروٹ چارمغز
انگور انگور، عنب
ناشپاتی ہلو
میڈیکل کالج دانش کدۂ پزشکی
سنوارنا آراستن
جان چرانا تنبلی کردن

درس ۲۲

تھیٹر تماشاگاہ
پھیپھڑا ریہ، شش
موزہ جورب
دستانہ دست کش
تھرمامیٹر حرارت پیما
ٹیلی فون تلفن رتلفون

درس ۲۳

پاکٹ مار کیسہ بُر
بنیا بقال
ادھار دام
برنی زنبور
جلانا آتش زدن
مقرر گماشتہ

درس ۲۴

ڈاکٹر پزشک
انجکشن دینا تزریق کردن، آبلہ
کوبی
عطار داروشناس
گھبرانا سہمگین شدن
دوا دارو

درس ۲۵

فتنہ پا کرنے والا فتنہ پرور
سستی کرنے والا کاہل
بھیک مانگنے والا سائل
غلامی بندگی

درس ۲۶

انڈا بیضہ، تخم
سانپ کا کاٹا ہوا مارگزیدہ
بچھو کا کاٹا ہوا کژدم گزیدہ

درس ۲۷

پرائمری اسکول دبستاں
ہیڈ ماسٹر رئیس دبستاں
مندر بت کدہ
گدھ کرگس
چہچہانا نغمہ سنجی کردن
فن جراحی جراحت

درس ۲۸

جھاڑو	جاروب
پنکھا	بادکش
کھیتی	کاشتکاری، زراعت
چمڑا	چرم
جوتا	کفش
لنگی	تہبند

درس ۲۹

پیاسا کوا	زاغ تشنہ
ابلنا	جوشیدن
آلو	سیب زمینی
پالک	اسفاناخ
شلجم	شلغم

درس ۳۰

لالچی	حریص
زندگی سے کھیلتا ہے	ازحیاتش بازی میکند
دسترخوان	سفرہ
پلیٹ	بشقاب

درس ۳۱

سوتی کپڑا	جامۂ کرپاسی

درس ۳۲

بھوسا	بتن۔ کھلی
گوبر	سرگیں
جشن منانا	جشن ساختن
ہلدی	زردچوبہ
دھنیا	کشنیز
ندی	رود

درس ۳۳

پرنسپل	رئیس دانش کدہ
پڑوسی	ہم سایہ
رضائی	لحاف
فوجی	لشکری

درس ۳۴

ہوائی جہاز	ہواپیما
فٹ بال	فت بال
سالانہ امتحان	امتحان نہائی
امرود	گلابی
کھانسی	سرفہ

درس ۳۵

حفاظت ہونا	حفظ شدن
میونسپلٹی	شہرداری
چیرمین	شہردار ریئس شہرداری
کتے کا بچہ	تولہ سگ
سائیکل	سیکل ، بائیکسل ، دوچرخہ

میٹرک کا امتحان	امتحان نہائی دبستاں
ماتحتوں	ماتحتاں
بیماری پہچاننا	تشخیص کردن

درس ۳۶

چڑیا گھر	باغ وحش
بندوق	تفنگ
اسٹیمر	کشتی دخانی
اسٹیشن ماسٹر	رئیس ایستگاہ
آرام کرنا	آرام گرفتن
سگریٹ	سیگار رسگار
چپراسی	خدمت گار
گھنٹی بجانا	جرس زدن زنگلہ زدن
شوروغل	شوروغوغا
شکاری	صیاد
مسہری	ناموسیہ
مچھر	پسہ رناموسہ

درس ۳۷

کیا کرایا غارت	محصول غارت
ہوجاتا ہے۔	شدے
ریڈیو اسٹیشن	نشرگاہ رادیو
چیف انجنیر	رئیس مہندس
آسمان	چرخ

درس ۴۰

نکالنا	بروں آوردن
دور پھینکنا	دور انداختن
بھن بھن کرنا	برہم زدن پر
خشک کرنا	خشوک کردن
تکلیف ہونا	آزار یافتن
چیں چیں کرنا	جیک جیک کرد، رنگ رنگ کردن
رحم کردن	رحم آوردن
میں نے اسے بہت روکا	ہر چہ منعش کردم
پنڈلی	ساق
چھتہ	لانا
ہرچند منع کیا لیکن نہ مانا	ہر چہ گفتم نہ شنید
روتا ہے تڑپتا ہے	بے قراری می کند
ہنسی آنا	خنداں آمدن

درس ۴۲

تمہاری نگہداشت	در نگہداری
اور تمہارے کام	و مواظبت
میں رہتے ہیں۔	شما ہستند
اسی کے سر ہے	برگردن اوست
اکثر	اغلب
دیکھ بھال	نگہداری

لوری	زمزمہ
اللہ کی پہچان	خداشناسی
اچھا رہن سہن	خوش رفتار و درست کردار

درس ۴۶

سجانا	آراستن
بغل	بازو
گاڑنا	نصب کردن
کھوٹ	قلب
بھوکا	گرسنہ

درس ۵۰

محدود زمانہ	دورۂ محدود
بچپن اور بڑھاپے کے زمانوں کے درمیان واقع ہے	بین دورۂ ہائے طفلی و پیری قرار گرفتہ است
جنگ و مقابلہ	مبارزت و مقاومت
کوشش و عمل	سعی و عمل
قربانی	فداکاری
وجاں بازی	وجاں بازی
فتح و کامیابی	ظفر و فیروزمندی
ترقی اور سبقت	ترقی و پیش رفت
محروم ہو کر	عاری شدہ
جوانی کی علامتیں	آثار جوانی
نہیں پائی جاتیں	دیدہ نمی شود
رگیں	عروق۔ شرائیں
جذبۂ ترقی	خون برومندی
بے کار ہو گئیں	از کار افتادہ
مٹ چکا ہے	فنا گشتہ
لاپرواہی کا گوشہ	کنج بے اعتنائی
جھریاں ڈال دی ہیں	چین گزاشتہ
انہیں اپنے اوپر اعتماد ہے	متکی بہ نفس خویش اند
دل کی ڈھرکنیں	ضربات قلب
رکھنے والا، حامل	دارا
آثار قوت	آثار تنومندی

درس ۵۲

درس گاہ، کلاس	جماعات
صفائی نظامت	نظافت
کھڑکی	پنجرہ
جلدی جلدی بدلتی رہے	زود زود تجدید می نماید
کیا جائے	اجرا شود
حفاظت	حفظ

اندام	جسم / اعضا
بغیر	بدون
منٹ	ثانیہ
لازم	اجباری
جسمانی	جسمی
روحانی	روحی

درس ۵۴

پھاڑ پھاڑ کر	پاریدہ
سوراخ	سوراخ
انگوٹھا	انگشت۔ابہام
ہلانا	حرکت دادن
نیند	خواب
کاٹ لیا	گزید
آنسو	اشک
آنکھ کھلنا	دیدہ واشدن، بیدار گشتن

درس ۵۶

بھرپور صلاحیت	صلاحیت کامل
حوصلہ پست پڑنا	حوصلہ شکستن
کھویا ہوا اقتدار	سلطۂ رفتہ
انگڑائی لی	سرافراخت

درس ۵۸

منور	تاباں
کلیسا	صومعہ

درس ۶۰

بڑی اہمیت	اہمیت عظمی
تلاش	جستجو
تانت	ریشہ
دبلا	لاغر
بچنا	احتراز
بے کار	باطل، بے ہودہ
گوبر	سرگین

درس ۶۲

مجلس مشاورت	مجلس شوریٰ
آئے دن	روزانہ
گھٹنے ٹیکنا	شکست تسلیم کردن
سرکشی	تمرد
سلسلۂ فتن ختم ہوجائے گا	سلسلۂ فتن منقطع شود

درس ۶۴

دین دار گھرانہ	خانوادۂ متدین
داخلہ لیا	داخل شد
چار چاند لگانا	بذروۂ ارتقا رسانیدن
اینٹ	خشت

شرح العقائد
نحو میر
شرح التهذیب
علم الصیغة
MAJLIS-E-BARAKAT JAMIA ASHRAFIA MUBARAKPUR
DIST. AZAMGARH (U.P.) 2764040
Ph. : (05462) 250092, 250148, 250149, Fax : 251448